صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں سوموار مورخہ 04 اکتوبر 2021ء بمطابق 26 صفر المظفر 1443ہجری سہ پہر تین بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

یاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ Oوَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْاO اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ O اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ O وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ Oوَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ۔

(ترجمہ): اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر راستی اور انصاف پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے اور جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی خطاؤں سے در گزر کیا جائے گا اور اسے بڑا اجر ملے گا۔ رہے وہ لوگ جو کفر کریں اور اللہ کی آیات کو جھٹلائیں، تو وہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔اس سے پہلے کہ ہم کارروائی آگے بڑھائیں، میں جناب امجد علی زیدی، سپیکر گلگت بلتستان اسمبلی کو اس ایوان میں تشریف آوری پر اپنی جانب سے اور پورے ایوان کی جانب سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر، اپوزیشن کے کچھ لوگ بلکہ Majority 'Noes' lobby میں بیٹھی ہوئی ہے کیونکہ ہمیں آپ کی مجبوریوں کا احساس ہوتا ہے لیکن Some times آپ جب دو بجے سیشن Call کرتے ہیں تو ساڑھے تین بج جاتے ہیں۔ خوشدل خان اور دوسرے سب لوگ ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، اگر کسی کو بھیج کر ان کو بلوالیں تاکہ ہمارا بزنس صحیح طریقے سے چل سکے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: اصل میں تاخیر کی وجہ کوئی خاص نہیں تھی کیونکہ سپیکر صاحب کو آنا تھا، ہمارے اجلاس میں بیٹھنا تھا، تو تاخیر اس وجہ سے ہوئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی بالکل، میں سمجھتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، آپ اپوزیشن کے پاس کسی کو لے کر جائیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں، یہ بہت اچھی بات ہے، ہم پہلی دفعہ دیکھ رہے ہیں کہ گلگت بلتستان سے کوئی سپیکر یا اس طرح کی Dignity پہلی دفعہ تشریف لائی ہیں (تالیاں) تو ہم ویلکم کرتے ہیں، یہ اچھی بات ہے، اس طرح ہمارے بھی یہاں سے جانے چاہئیں، آپ بھی ہمیں ساتھ لے کر چلیں تاکہ ہم بھی گلگت بلتستان کا Visit کر سکیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: مجھے بھی اور سب ساتھ میں-----

وزیر محنت وثقافت: آپ کو ضرور لے جائیں گے، آپ کے بغیر تو وفد Complete نہیں ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی بات ہے کہ ایک دوسرے کی جو صلاحیتیں ہیں، جو تجربات ہیں، وہ سیکھے جا سکتے ہیں اور گلگت بلتستان تاریخی حیثیت رکھتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ وہ پاکستان کا ایک اہم ترین حصہ ہے اور

خوبصورت علاقہ ہے، خوبصورت علاقے سے یہاں آئے ہیں، جناب سپیکر، دل کی گہرائیوں سے ان کو ویلکم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ شوکت یوسفزئی صاحب، آپ جائیں، ساتھ لاء منسٹر صاحب کو بھی لے جائیں، جب تک وہ آجائیں تو پھر کوئسچنز آور شروع کر لیتے ہیں۔بلاول صاحب، Your Point of Order.

جناب بلاول آفریدی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، گزارش یہ کرنی تھی کہ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ پراونشل اسمبلی کے باہر احتجاج جاری ہے، شہدا کے جو بچے ہیں وہ آئے ہوئے ہیں، میری گزارش یہ ہے کہ ان کے جو مطالبات ہیں وہ یہ ہیں کہ جو Settled area میں شہداء پیکیج دیا جاتا ہے، وہی Same package این ایم ڈی کے عوام کے شہداء کو بھی دیا جائے۔ میری گزارش یہ ہے کہ میرے ساتھ گورنمنٹ کے Concerned ایک دو منسٹر صاحبان ساتھ چلیں، ان کی یقین دہانی کرائیں، ان کے جو مطالبات ہیں وہ مانیں، ان کو حل کریں، مہربانی ہوگی، تھینک یو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پہلے تو میں گلگت بلتستان کے سپیکر صاحب، جو کہ ایک بہت اچھا انسان ہے، میں ان سے مل بھی چکی ہوں، سرینا ہوٹل میں ہماری FAFEN کی جو کانفرنس ہوئی، میں ان کو بہت اچھا شاعر، میں ان کو یعنی ایک خاص شخصیت سمجھتی ہوں، ان کے ساتھ ان کے جو سیکرٹری ہیں، وہ بھی ان کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہیں، میں نے ان کو بھی ایک اچھے سیکرٹری کے طور پر پایا ہے، جو اپنے سپیکر صاحب کے ساتھ ہر وقت ان کو گائیڈ بھی کرتا رہتا ہے، ان کو بتاتا بھی ہے، میں ان کو یہاں ویلکم کرتی ہوں اور پرزور طریقے سے میں چاہتی ہوں کہ ان کے لئے تالیاں بجائی جائیں تاکہ یہ سمجھیں کہ یہ خیبر پختونخوا کے مہمان نواز علاقے میں آئے ہیں اور جب ہم جائیں گے، میں نے تو ان کو دعوت بھی دی تھی کہ آپ جب بھی آئیں، اپنی پوری اسمبلی، ان کے تینتیس (33) اراکین ہیں، پوری اسمبلی کو لے کر آئیں، پوری اسمبلی ہم یہاں پر Host کریں، وہ ہماری اسمبلی کی کارروائی بھی دیکھیں، اس کو دیکھ کر پھر ہم لوگ جائیں، پہلے میں نے ان کو یہ دعوت دی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ نہیں، پہلے آپ لوگ آئیں، میں ان کو ویلکم کرتی ہوں، ان کی شخصیت کو بہت زیادہ سراہتی ہوں، سپیکرز میں جو مجھے سب سے زیادہ شاعرانہ

انداز کے اور شاعرانہ مزاج کے جو ملے ہیں وہ یہ سپیکر صاحب ہیں جن کی میں بہت زیادہ تعریف کرتی ہوں، تھینک یو۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: 'کونسچنز آور' : شوکت یوسفزئی صاحب، باہر کوئی ایکس فاٹا کے شہداء کے بچے بیٹھے ہوئے ہیں، بلاول صاحب نے ایک Point of Order raise کیا ہے کہ جو شہداء پیکیج ہمارے Settled area میں ملتا ہے وہ شاید جو Merged districts ہیں ان کو بقول بلاول صاحب کے نہیں مل رہا، ان شہداء کے بچے پولیس شہداء کے پیکیج سے باہر ہیں، کوئی ایک دو بندے جاکر چونکہ یہ تو ہمارا Understood ہے کہ پیکیج تو سب شہداء کے بچوں کے لئے ہے، شوکت یوسفزئی صاحب، آپ کیا کہیں گے؟

وزیر محنت وثقافت: یہ کونسے واقعے کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ باہر گیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں اور جو۔۔۔۔۔

وزیر محنت وثقافت: نہیں، مجھے اگر بتادیا جائے کہ واقعہ کب ہوا ہے؟ تاکہ میں پھر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بلاول آفریدی صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پر گورنمنٹ کے جو Concerned Ministers ہیں تاکہ ان کے علم میں بھی ہو، پہلے چونکہ ہم نے یہاں پر اسمبلی فلور پر بھی آواز اٹھائی تھی، پھر گورنمنٹ نے ہمارے ساتھ Commitment کی تھی کہ جو این ایم ڈی کے شہداء کا پیکیج ہے وہ Same settled area کے مطابق ہونا چاہیئے، ان کو دینا چاہیئے جو کہ تاخیر کا شکار ہو رہا ہے، وہ ابھی تک ان کو نہیں ملا، وہ بار بار دھرنے کر رہے ہیں، ابھی بھی دھرنا پراونشل اسمبلی کے باہر ہو رہا ہے، میری گزارش یہ ہے کہ ان کے مسائل جو ہیں وہ سنیں، ان کو یقین دہانی کرائی جائے، اگر یہ حل ہو جائے تو مہربانی ہوگی، یہ ابھی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ شہداء کسی ایک وقت میں۔۔۔۔۔

جناب بلاول آفریدی: یہ Merger سے پہلے کے واقعات ہیں، ابھی تک ان کو۔۔۔۔۔

وزیر محنت وثقافت: یہ ابھی کے واقعات ہیں یا۔۔۔۔۔

جناب بلاول آفریدی: نہیں، یہ تو پچھلے بیس پچیس سال پہلے جو دہشتگردی کے واقعات ہوئے ہیں، وہ اس حوالے سے ہے۔۔۔۔۔

وزیر محنت وثقافت: نہیں، میں یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ جو لوگ احتجاج کر رہے ہیں، یہ واقعہ کب ہوا کہ ان کو شہداء کا پیکیج نہیں ملا تاکہ میں ان کے پاس جا کر بات کروں؟

جناب بلاول آفریدی: منسٹر صاحب، یہ وزیرستان سے لیکر باجوڑ تک جو بچے آئے ہوئے ہیں، میری گزارش سنیں، وہ باہر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے ساتھ Commitment ہوئی تھی کہ ہم شہداء۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: غازی غزن جمال صاحب۔

سید غازی غزن جمال (معاون خصوصی برائے آبکاری و محاصل): تھینک یو، جناب سپیکر یہ تھوڑی سی Clarification کرنا چاہوں گا جو Merger کے بعد کوئی بھی Incidents ہوئے ہیں، ان میں Same package ہے، یہ جو میرے Colleague بلاول صاحب بات کر رہے ہیں، یہ Merger سے پہلے کے جو Incidents تھے، تب قانون اس طرح بنایا گیا تھا کہ Merged areas کے جو عوام ہیں ان کو وہ Same package نہیں ملتا تھا جو لاء کے مطابق باقی لوگوں کو ملتا تھا، یہ جو آئے ہوئے ہیں یہ کوئی ایک Incident کے لئے نہیں آئے ہوئے، یہ جتنے بھی ہوئے ہیں، اس سے پہلے کہ ان شہداء کے جو لواحقین ہیں وہ لوگ آئے ہوئے ہیں کہ ان کو بھی وہی پیکیج مل جائے جو باقیوں کو دیئے گئے ہیں، اس کے لئے بالکل یہ بڑی زبردست اور ضروری بات ہے، اس کے لئے کوئی لائحہ عمل بنایا جائے، وہ پراونشل لیول پر ہو یا فیڈرل لیول پر ہو لیکن ان کے ساتھ بیٹھ کر پھر Legally ذرا دیکھ لیں کہ سارے جتنے بھی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل بات صحیح ہے، یہ چونکہ پہلے کے واقعات ہیں، وہ فیڈرل گورنمنٹ سے Relate کرتے ہیں، چونکہ اس وقت تو پراونشل گورنمنٹ کی عملداری نہیں تھی، جب سے پراونشل گورنمنٹ وہاں پر Extend ہوئی ہے، پھر پراونشل گورنمنٹ کے دائرہ کار میں آتا ہے، جی بلاول صاحب۔

جناب بلاول آفریدی: یہ بات Already آچکی ہے، اس پر یہاں پہلے بھی بات ہو چکی ہے، اب گزارش یہ ہے کہ صرف یقین دہانی کے لئے اگر منسٹر صاحب ساتھ چلیں، چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، یہ گورنمنٹ کے لئے فخر کی بات ہوگی، اعزاز کی بات ہوگی، وہ جائیں، ان کے جو مطالبات ہیں وہ مانیں تاکہ یہ ایشو حل ہو جائے۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، مشورہ کرکے مجھے بتائیں۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: Questions` Hour: Question No. 12689, Ms. Shagufta Malik Sahiba.

* 12689 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیاوزیر صنعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ صوبے میں فنی تعلیم کے فروغ کے لئے کوشاں ہے؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہوتو سال 2013ء سے تاحال پورے صوبے میں خصوصاً PK-64 نوشہرہ میں اس مد کے حوالے سے کیا کیا عملی اقدامات اٹھائے گئے ہیں، اس سے صوبے اور PK-64 نوشہرہ پر کیا مثبت نتائج حاصل کئے گئے ہیں اور آئندہ کے لئے کیا لائحہ عمل اور ہدف مقرر کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت) جواب (شوکت علی یوسفزئی وزیر محنت نے پڑھا):

(الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) اس وقت صوبے میں خیبر پختونخوا ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کے پی TEVTA کے زیر نگرانی مختلف سرکاری فنی تعلیمی اداروں میں مختلف نوعیت کے چھوٹے درمیانے اور طویل دورانیئے کے نصاب پڑھائے جا رہے ہیں، جن میں چار سالہ بیچلر ڈگری (الیکٹریکل، سول، میکینکل وغیرہ) جبکہ تین سالہ ڈپلومہ کورسز (الیکٹریکل، سول، میکینکل، ہائیڈرولک، پٹرولیم، کیمیکل، ڈریس میکنگ، ڈارفٹنگ وغیرہ) شامل ہیں اس طرح قلیل مدت کے کورسز (موبائل ریپیئرنگ، بیوٹیشن، ڈیزائننگ، ایچ اے وی، اے سی، کوکنگ، پلمبنگ، ویلڈنگ، سولر پینل وغیرہ) بھی پڑھائے اور سکھائے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی کی یہ بھرپور کوشش ہے کہ بین الاقوامی معیار اور مارکیٹ کی ضرورت کے مطابق کورسز کئے جائیں، فنی تعلیم میں بین الاقوامی معیار اور مارکیٹ کی ضرورت کے مطابق کورسز متعارف کئے جائیں، فنی تعلیم میں بین الاقوامی معیار حاصل کرنے کے لئے نیا سیلبس، تدریس اور امتحانی طریقہ کار جدید خطوط پر لانے کے لئے Competency Based Training (CBT) پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے، نہ صرف صوبے کے نوجوان کو فنی شعبے بلکہ اس کے علاوہ غیر سرکاری فنی تعلیمی اداروں میں بھی مذکورہ طریقہ تدریس و ترویج متعارف کیا جارہا ہے جس سے نہ صرف صوبے کے نوجوانوں کو فنی شعبے میں معیاری تعلیم و تربیت کا موقع ملے گا بلکہ ملک کے اندر

اور بیرونی ممالک میں روزگار کے اچھے مواقع بھی فراہم ہونے میں آسانی ہو گی اور یوں غربت اور بیروزگاری کا خاتمہ کیا جائے گا۔ ضلع نوشہرہ بشمول PK-64 کے نوجوان اس سے بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مستقبل میں ان کو مزید مواقع بھی فراہم کئے جائیں گے۔

قائم شدہ ادارے

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، نوشہرہ

(ب) ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل سنٹر (بوائز) نوشہرہ

(ج) گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل سنٹر (ویمنز) نوشہرہ

(د) گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل سنٹر (بوائز) اکوڑہ خٹک، نوشہرہ

زیر تجویز

(ذ) گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل سنٹر کنڈرو، نوشہرہ

(ر) گورنمنٹ ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل سنٹر نظام پور، نوشہرہ

خیبر پختونخوا ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی نے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی میں ایک نئی ٹیکنالوجی 'میگا ٹرونک' متعارف کرانے کی تیاری مکمل کی ہے جس پر کل پچانوے اعشاریہ انچاس (95.49) ملین روپے لاگت کا تخمینہ ہے۔ اس کے علاوہ ضلع نوشہرہ میں شہداء آرمی پبلک سکول ٹیکنیکل یونیورسٹی بھی مکمل فعال ہے جو صوبہ بھر میں اپنی نوعیت کی واحد یونیورسٹی ہے، اس سے نہ صرف حلقہ PK-64 و ضلع نوشہرہ بلکہ پورے صوبے کے نوجوان مستفید ہو رہے ہیں۔ سال 21-2020ء میں صوبائی حکومت نے نوشہرہ میں چھ سو چھ اعشاریہ ایک سو بہتر (606.172) ملین روپے کی لاگت سے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کی تعمیر نو کے منصوبے کی منظوری دی ہے۔ مذکورہ پراجیکٹ کا کنٹریکٹ دیا گیا ہے اور فزیکل کام جلد شروع کیا جائے گا۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، سوال جو میں نے PK-64 کے حوالے سے پوچھا تھا، اس کی تو مجھے کوئی ڈیٹیل نہیں ملی، آپ سوال میں دیکھیں کہ انہوں نے نوشہرہ کی بات کی ہے لیکن PK-64 کی بات اس میں نہیں ہے اور نہ کوئی انفارمیشن ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل منسٹر، شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: دا د هغې حوالې سره خبره کوی کنه۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: It's not yours; it`s Industries.

وزیر محنت وثقافت: اندسترئ والا کنه، یہ انڈسٹریز پر میری بھی پہلے بات ہو گئی ہے، وہاں انہوں نے کہا کہ میں جواب سے Satisfied ہوں تو اگر اس میں اور کوئی کوئسچن ہے تو مجھے بتا دیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: میں یہ کہہ رہی ہوں کہ انہوں نے مجھے PK-64 کی انفارمیشن نہیں دی، باقی تو ڈیٹیل دی ہے لیکن وہ کیوں نہیں؟

وزیر محنت وثقافت: PK-64 اگر آپ جواب میں نیچے دیکھیں تو اس میں پوری تفصیل دی ہوئی ہے، یہ پتہ نہیں کہ آپ کے پاس نہیں آئی ہے، میرے پاس تو ہے، میں آپ کو دے دوں گا ان شاء اللہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: PK-64 کی کوئی انفارمیشن نہیں دی ہے۔

وزیر محنت وثقافت: آپ نوشہرہ کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ شگفتہ ملک: جی نوشہرہ کی۔

وزیر محنت وثقافت: نوشہرہ کا انہوں نے پورا وہ دیا ہوا ہے، میں آپ کو دے دوں گا۔

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں، میں نے PK-64 mention کیا ہے کہ مجھے PK-64 کی ڈیٹیل، وہ انہوں نے مجھے نہیں دی ہے۔

جناب سپیکر: اصل میں انہوں نے ٹوٹل ڈسٹرکٹ کی دے دی ہے، اس میں PK-64 کی بھی شامل ہے، یہ پورے ڈسٹرکٹ کی دے دی ہے۔

وزیر محنت وثقافت: پورے ڈسٹرکٹ کی آ گئی ہے، آپ کہتی ہیں کہ ڈسٹرکٹ میں صرف PK-64 کر دیں تو میں ان کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ الگ کر دیں، وہ تو کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ تھینک یو۔

Ms. Shagufta Malik: Okay.

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 12717، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 12717 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر اوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع جنوبی وزیرستان (سابقہ فاٹا) محکمہ اوقاف، حج و مذہبی امور کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ محکمہ کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(2) مذکورہ محکمہ کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے؛

(3) مذکورہ محکمے نے کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ظہور (معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور): (الف) جی ہاں، موجودہ صوبائی حکومت نے ضلع جنوبی وزیرستان کے لئے 18.653 ملین روپے کا فنڈ مختص کیا ہوا ہے۔

(ب) (1) مالی سال 21-2020ء میں صوبائی حکومت نے محکمہ اوقاف حج و مذہبی امور کے لئے 70.00 ملین کا فنڈ مختص کیا ہوا ہے۔

(2) مالی سال 22-2021ء میں صوبائی حکومت نے نئے ضم شدہ اضلاع میں مساجد، مدارس اور دارالعلوم کی تعمیر نو اور بہتری کے لئے محکمہ اوقاف کو 70 ملین کا فنڈ ریلیز کیا ہے۔

(3) محکمہ اوقاف نے جاری شدہ رقم 70 ملین میں سے سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن ضلع جنوبی وزیرستان کو 18.653 روپے جاری کئے ہیں جس میں سے 16.210 ملین روپے مساجد، مدارس اور دارالعلوم کی تعمیر، تعمیر نو اور آبادکاری پر خرچ کئے جا چکے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ اس میں میرا پھر Merged area کے بارے میں سوال ہے، میں نے یہاں جنوبی وزیرستان کے بارے میں پوچھا ہے کہ اس میں محکمہ اوقاف، حج اور مذہبی امور کے شعبے میں کتنے پیسے، کتنے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟ انہوں نے مجھے کہا کہ 18 ملین خرچ کئے گئے ہیں۔ پھر جب دوسرے پر آتی ہوں، انہوں نے کہا کہ 21-2020ء کو 70 ملین فنڈز مختص کئے گئے ہیں، پھر یہ کہتے ہیں کہ جو فنڈ اس کو ریلیز کیا گیا ہے، اس کو پورے ایکس فاٹا پر اور جو Merged areas ہیں، جو ہماری Seven agencies ہیں جن میں باجوڑ، جن میں خیبر، نارتھ وزیرستان، ساؤتھ وزیرستان، کرم ڈسٹرکٹ ہے، مہمند ہے، اس کے علاوہ باجوڑ ہے، پھر جب میں یہ پوچھتی ہوں کہ کتنا فنڈ اس میں لگایا گیا ہے؟ تو انہوں نے مجھے تفصیل دی ہے کہ اس میں ہم نے 16 ملین خرچ کئے ہیں، اس میں کچھ 90 فیصد کام ہو چکا ہے اور باقی جو کام ہے وہ آپ آگے کروانا چاہ رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ On record لانا چاہتی ہوں کہ Merged districts میں جو ہمارا اورکزئی ہے، سنٹرل کرم ہے جس میں صرف اورکزئی رہتے ہیں، اس کے لئے محکمہ اوقاف و مذہبی امور نے ابھی تک As such کوئی فنڈ نہیں رکھا، سات کروڑ روپے بہت کم ہوتے ہیں، تمام Seven agencies کے لئے جو کہ پہلے Agencies تھیں اب ہمارے ضلعے بن چکے ہیں، یہ بہت کم ہیں، میں منسٹر صاحب سے یہ درخواست کروں گی کہ مجھے اس کی تمام تفصیل مہیا کریں، On the Floor مہیا کریں، میں یہ نہیں مانوں گی کہ ابھی آپ وہاں سے منگوا کر دیتے ہیں، مجھے On the Floor چاہیئے کہ

انہوں نے آگے کے لئے کیا سوچا ہے اور ابھی یہ جو نامکمل ہیں، ان کے لئے انہوں نے کیا سوچا ہے؟ تھینک یو۔

Mr. Speaker Okay. Ji, honorable Minister for Religious Affairs and Auqaf.

معاون خصوصی اوقاف و مذہبی امور: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حافظ صاحب سپلیمنٹری لے لیتے ہیں، جی حافظ عصام الدین صاحب۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر صاحب، یہ کوئسچن چونکہ میڈم صاحب نے پوچھا ہے، یہ میرے حلقے جنوبی وزیرستان کے حوالے سے ہے، میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، یہاں جنوبی وزیرستان کے لئے 18 ملین روپے مختص ہیں، جو نیچے محکمے نے تفصیل دی ہے، جنوبی وزیرستان میں دو حلقے ہیں لیکن یہ ساری جو ڈیٹیلز ہیں، یہ پیسے صرف ایک حلقے میں خرچ ہوئے ہیں، چلو باقی ترقیاتی کاموں میں تو ہم کچھ کریں گے لیکن یہ تو مدرسے اور مساجد کی بات ہے، میرا حلقہ آپریشن کی زد میں بھی آیا ہے، خود اس موقع پر یہ جو فنڈ کی بات تھی، اس موقع پر منسٹر صاحب موجود ہیں، بار بار میں ان کے پاس بھی گیا، محکمے کی طرف سے یہ تھا کہ آپ سی ایم صاحب کی طرف سے سفارش کریں، وہاں سے بھی میں سفارش لیکر آیا، سی ایم صاحب نے سائن وغیرہ سب کچھ کر لئے لیکن اس کے باوجود ہمیں ایک روپیہ بھی نہیں دیا، اس طرح ناانصافی نہیں ہونی چاہیئے، اس سے علاقے میں اچھا اثر نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ آنریبل منسٹر مذہبی امور، اب آپ جواب لے لیں، جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں نے ان سے پوری تفصیل میں یہ بھی پوچھا ہے کہ مینارٹی کے لئے کیا رکھا ہے؟ آپ کی کرسی کے پیچھے جو جھنڈا لگا ہوا ہے، اس میں مینارٹی کا سفید نشان ہے، سات ڈسٹرکٹس میں ایکس فاٹا کی جو ایجنسیاں تھیں، اس میں مینارٹی کے لئے انہوں نے کیا رکھا ہے؟ وہ بھی ذرا مجھے بتا دیں۔

جناب سپیکر: اس کوئسچن میں آپ نے تو مینارٹی کا ذکر نہیں کیا ہوا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، جب ہم پوچھتے ہیں تو Disable کے لئے بھی پوچھتے ہیں، ہم مینارٹی کے لئے بھی پوچھتے ہیں، ہم مسلمانوں کے لئے بھی پوچھتے ہیں، ہم ہر اس چیز کے لئے پوچھتے ہیں، میں نے پوری تفصیل کا پوچھا ہوا ہے۔

Mr. Speaker: Okay. Ji, Minister Sahib.

معاون خصوصی اوقاف ومذہبی امور: جناب سپیکر، پہلے تو میں نگہت بی بی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اتنے پسماندہ اضلاع کے بارے میں پوچھتی رہتی ہیں، بالکل اس کو وہ جواب مل چکا ہے جو جواب مانگا تھا لیکن اس کا بالکل کوئسچن یہ ٹھیک ہے کہ سات کروڑ روپے پورے ضم شدہ اضلاع کے لئے بہت کم تھے، یہ پچھلے سال جو Covid کی وجہ سے کچھ جو فنانشل مسئلے پیدا ہو گئے تھے، اس وجہ سے ہم نے اس کا فنڈ بہت قلیل رکھا تھا لیکن اس دفعہ ان شاء اللہ میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ موجودہ حکومت نے بلکہ یہ جو بجٹ پاس ہوا ہے، اس میں ہم نے پانچ سو ملین روپے رکھے ہیں، مساجد اور مدارس کی Renovation اور اس کی Rehabilitation کے لئے، اس کے علاوہ دس کروڑ روپے رکھے ہیں عیدگاہ اور جنازہ گاہوں کے سلسلے میں، اس کو تعمیر کریں گے، اس کے علاوہ دس کروڑ روپے رکھے ہیں ہم نے دینی مدارس کے طلباء کے چھوٹے چھوٹے کاروبار کے لئے، ہم ان کو گرانٹس دیں گے، اس کے علاوہ دینی مدارس کے طلباء اور علماء کی Capacity building اور استعداد کار بڑھانے کے لئے دس کروڑ روپے رکھے ہیں۔ ان شاء اللہ حافظ صاحب کا بھی جو کوئسچن ہے، میں ساروں کے ساتھ مل بیٹھ کر ان شاء اللہ کسی کی حق تلفی نہیں ہو گی، اس سے پہلے اتنی زیادہ رقم کسی حکومت نے Merged اضلاع کے لئے نہیں رکھی جو ہم نے رکھی ہے، مذہبی امور کے سلسلے میں، مدارس اور مساجد کے لئے۔ اس کے علاوہ ان شاء اللہ ہم نے 'رحمت اللعالمین سکالر شپ بھی رکھی ہوئی ہے، ان شاء اللہ جو طلباء ہیں، تقریباً 25 کروڑ روپے ہیں، وہ بھی جو ضم شدہ اضلاع کے طلباء ہیں، ان کو دیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ نگہت بی بی چلی گئی۔ کوئسچن نمبر 13117، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 13117 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر آبکاری ومحاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے ضلع پشاور میں گزشتہ سات سالوں سے لے کر اب تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستوں، شناختی کارڈز، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، اخباری اشتہارات، بھرتی آرڈرز اور ان کے موجودہ پوسٹنگ آرڈرز کی نقول بمعہ ان کے کیڈر، بنیادی سکیل اور ان بھرتیوں کے لئے قائم سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (مشیر آبکاری و محاصل): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع پشاور میں گزشتہ سات سالوں سے لے کر اب تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی ہیں۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران تمام بھرتی شدہ افراد کی فہرست بمعہ کیڈر اور بنیادی سکیل کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی جبکہ جملہ کاغذات بشمول درخواستیں، شناختی کارڈز، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈرز، موجودہ پوسٹنگ آرڈرز اور اخباری اشتہارات دفتر ہذا کے ریکارڈ میں موجود ہیں، کسی بھی وقت ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں جبکہ محکمانہ سلیکشن کمیٹی کے چیئرمین مسٹر عاطف الرحمان ڈائریکٹر، جنرل ای ٹی اینڈ این سی، ممبران، ریحان گل خٹک، ڈپٹی سیکرٹری، ای ٹی اینڈ این سی اور مسٹر خالد خان، ڈائریکٹر ایڈمن ای ٹی اینڈ این سی تھے۔اس کے علاوہ ای ٹی او، اسسٹنٹ ڈائریکٹر آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس، انسپکٹر اور آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس اسسٹنٹ کی آسامیوں کو خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر بھرتی کیا گیا جس کے لئے کسی بھی قسم کی محکمانہ سلیکشن کمیٹی کو قائم کرنے کی ضرورت نہیں تھی، ان کے بابت بھی جملہ ریکارڈ دفتر ہذا میں موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، بہت مہربانی۔ کوئسچن میرا یہ ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے ضلع پشاور میں گزشتہ سات سالوں سے لیکر اب تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی ہیں، اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصے کے دوران تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، اخباری اشتہارات، بھرتی آرڈرز اور ان کے موجودہ پوسٹنگ آرڈرز کے نقول، بمعہ ان کے کیڈرز بنیادی سکیل اور ان بھرتیوں کے لئے قائم سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر، آپ ذرا جواب ملاحظہ فرمائیں، (ب) مذکورہ عرصے کے دوران بھرتی شدہ افراد کی فہرست بمعہ کیڈرز اور بنیادی سکیل دی گئی ہے جبکہ جملہ It is very important جبکہ جملہ کاغذات بشمول درخواستیں شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈرز، موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، اخباری اشتہارات It is very important to note sir، دفتر ہذا کے ریکارڈ میں موجود ہیں اور کسی بھی وقت ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں، میں یہ پوچھ سکتا ہوں، یہ کوئسچن ہم یہاں انفارمیشن کے لئے لاتے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ جو ہوتا ہے وہ Legally bound ہوتا ہے کہ ہمیں انفارمیشن دے دے، Documentary proof کے ساتھ دے دے، اب یہ کہتے ہیں اور یہ It is now the

property of this honorable House، یہ اس کی پراپرٹی ہے، اس میں کہتے ہیں کہ اسمبلی آ جائیں، میرے دفتر میں ریکارڈ دیکھیں، آپ آ جائیں، میں سپیکر صاحب کو بھی کہہ رہا ہوں، ممبران کو بھی، کہ آپ ہمارے ریکارڈ دیکھ سکتے ہیں، یہ اب دیکھیں، It is amounting to breach of the privilege of this august House، اس کے لئے یہ جو Privilege Act, 1988 ہے اس میں یہ شیڈول نمبر 11 Refusing to be examined before or to answer a lawful and relevant question put by the Assembly or any Committee، اب دیکھیں، یہ کوئسچن It is admitted by your honor، اس کے بعد یہ ہو چکا ہے، منسٹر صاحب سے یا ڈیپارٹمنٹ سے یہ پوچھ لیں کہ آپ نے کس Rule کے تحت ہمیں حکم دیا ہے کہ آپ آکر ہمارے ریکارڈ میں ان کو دیکھ سکتے ہیں؟ ہمیں پتہ ہے کہ آپ کے ریکارڈ میں موجود ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ آپ بھیج دیں کہ ہم آپ کی Scrutiny کر لیں، آپ نے کس طرح کیا، آپ نے کتنی اپوائنٹمنٹس میں پیسے لئے ہیں، آپ نے کتنی Illegality کی ہے، کس نے یہ Illegality کی ہے؟ مجھے پتہ ہے کہ آپ نے کیا کچھ کیا ہے، آپ یہ دیکھیں، میں اس کوئسچن میں نہیں جاتا ہوں لیکن پہلے اس کوئسچن کو Determine کرنا ہوگا کہ Whether it is amounting to breach the privilege of this House or not? کیونکہ یہ کس طرح ہاؤس کو کہتے ہیں کہ آپ میرا ریکارڈ دیکھ سکتے ہیں، ہم نے یہ نہیں کہا ہے کہ آپ کے پاس ریکارڈ نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ آپ مجھے Provide کر دیں، اسمبلی کو Provide کر دیں، اسمبلی سیکرٹریٹ کو Provide کریں تاکہ ہم دیکھ لیں، ہم Scrutiny کر لیں کہ آپ نے اشتہارات کئے، ایک دن میں یہ پانچ پانچ، چھ چھ سپاہی لگاتے ہیں، ایک دن میں تین تین اے ایس آئی لگاتے ہیں، کس طریقے سے لگاتے ہیں، کس طرح یہ ہوتے ہیں، یہ مجھے پتہ ہے، ایک ایک Vacancy کی بولی کتنی لگی ہوئی ہے، اس پر آپ Decision دے دیں کہ Whether this جو انہوں نے کہا ہے کہ آپ ریکارڈ دیکھ سکتے ہیں، It not amounting to breach of privilege according to this Act، کیا اس میں یہ نہیں آ سکتے؟ یہ تو It is amounting to refusal کہ آپ آ جائیں، اب میں جاؤں گا، میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس میں جاؤں گا، اس کا ریکارڈ دیکھوں گا، آپ جائیں گے یا کوئی ممبر جائے گا، اسمبلی جائیگی، یہ جو انفارمیشن ہم مانگتے ہیں اس کے مطابق They are legally bound to submit all the documentary proofs اور اگر انہوں نے ٹھیک کیا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم دیکھ لیتے اور واپس کر لیتے، میری یہ ریکویسٹ

ہے کہ پہلے یہ Determine کرلیں کہ آیا یہ Amounting to privilege of this august House as well as your honor and myself or not، یہ ہے کہ اس کو پھر کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ یہ ریکارڈ وہاں پر لے آئیں کیونکہ دیکھیں، یہ میں نے نہیں کہا، یہ کہتے ہیں کہ یہاں ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے، آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں، پھر ہم نے تو نہیں دیکھا ہے، تاریخ میں کسی اسمبلی کی یہ پریکٹس نہیں ہوئی ہے کہ کوئی ڈیپارٹمنٹ اسمبلی کو کہہ دے کہ یہ ریکارڈ میں موجود ہے کہ آپ آئیں اور ہمارا ریکارڈ دیکھ لیں، یہ پہلی دفعہ اس طرح ہو رہا ہے، This practice should be stopped strictly، یہ میرا عرض ہے، اس کے بعد پھر میں سوال پر بات کروں گا۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ، شارٹ سپلیمنٹری کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، شارٹ ہی ہے، یہ بہت Important Question ہے، خوشدل خان صاحب نے جو کیا ہے، اس کو ضرور کمیٹی کے حوالے کیا جانا چاہیئے۔ میرے پاس یہ دو تین Pages ہیں، ان دو تین Pages میں جو سو لوگ انہوں نے بھرتی کئے ہیں، یہ جو میرے پاس 95 لوگوں کی لسٹ ہے، مجھے بتایا جائے، اس میں صرف ایک عورت اوپن میرٹ پر آئی ہے، میرا پانچ فیصد کوٹہ کون کھا گیا ہے؟ جس بیوروکریٹ نے، جس منسٹر نے میرے پانچ پرسنٹ عورتوں کا کوٹہ کھایا ہے، Disable quota کھایا ہے، خدا کی قسم ان کی حلق سے میں دو انگلیاں ڈال کر یہ کوٹہ نکالوں گی، میں آپ کے پاس بھجوا رہی ہوں، یہ آپ دیکھ لیں، اس میں ایک سو لوگ بھرتی ہوئے ہیں اور تمام مسٹر ہیں، مسٹر لیس کوئی بھی نہیں ہیں، آپ مجھے بتائیں کہ کیا عورتوں نے Apply نہیں کیا ہوگا؟ کیا Disable نے Apply نہیں کیا ہوگا؟ کیا مینارٹی نے Apply نہیں کیا ہوگا؟ اس کا مطلب ہے کہ خوشدل خان صاحب جو کچھ بول رہے تھے وہ ٹھیک بول رہے تھے، میری زبان مجھے اجازت نہیں دیتی کہ میں یہاں پر وہ بات کروں، میں آپ کے پاس بھجوا رہی ہوں، آپ اس کو دیکھیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ شگفتہ ملک صاحبہ، سپلیمنٹری۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو جناب سپیکر، میں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس سے پہلے بھی ڈیپارٹمنٹ یہ بات کرتا ہے کہ ہمارے ریکارڈ پاس ہے لیکن وہ ہم آپ کو مہیا کریں گے، اس پارلیمان سے کیا سپریم ہے؟ کونسا فورم ہے؟ Important میں خلیق الرحمان صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گی کہ جس طرح امجد صاحب کو میں Appreciate کرتی ہوں، جس طرح انہوں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے ایڈیشنل سیکرٹری

کی Explanation کی کہ انہوں نے سوال کا جواب ممبران کو ٹھیک نہیں دیا تھا، میں ریکویسٹ کروں گی کہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے خلاف سخت کارروائی کریں اور آئندہ پارلیمان میں اس طریقے سے سوال کا جواب آنا اس کو Discourage کرنا چاہیئے۔

Mr. Speaker: Thank you. Honorable Minister for Excise and Taxation, Khaliq-ur-Rehman Sahib.

جناب خلیق الرحمان (مشیر آبکاری و محاصل): تھینک یو جناب سپیکر، ایسا ہے کہ یہ کوسچن جو خوشدل خان صاحب نے کیا تھا، یہ کوسچن مئی 2021ء میں Original آیا تھا، اس میں باقاعدہ اسمبلی کو تفصیلاً اس کا جواب بھی دیا گیا تھا اور اس کی جتنی کاپیاں تھیں وہ تفصیلاً اس کا جواب دیا گیا تھا، درمیان میں اب مجھے پتہ نہیں کیونکہ میں اس وقت نہیں تھا کہ یہ جواب یہاں اسمبلی فلور پر آیا ہے کہ نہیں آیا لیکن مجھے جتنا یاد پڑتا ہے کہ یہ کوسچن اس وقت کلیئر ہو چکا تھا۔ یہ کوسچن اب دوبارہ یہاں پر لایا گیا ہے، اس کی جو تفصیلات ہیں وہ میرے پاس بھی موجود ہیں، آپ کے سیکرٹریٹ میں بھی جمع ہوئی ہیں، تھوڑا سا انہوں نے Technically یہ غلط جواب لکھا ہے، بالکل میں ان کی یہ غلطی مانتا ہوں لیکن یہ ہے کہ اس کا جواب پہلے بھی آچکا ہے اور تفصیل سے ان کو جواب دیا گیا ہے۔ دوسری بات جو نگہت صاحبہ نے کی ہے، بالکل اس کی بات ٹھیک ہے لیکن جو اشتہار آیا تھا، اس میں میرٹ کا لکھا گیا تھا، ساتھ ساتھ مختلف ضلعوں کی پوسٹیں تھیں، کچھ اوپن میرٹ کی تھیں، اس میں As such کوئی کوٹہ ڈسکس ہی نہیں کیا گیا تھا کہ Disable کا اتنا کوٹہ ہوگا یا فی میلز کا کوٹہ ہوگا، وہ ایک اوپن اشتہار آیا تھا اور اسی کے مطابق یہ بھرتی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: انہوں نے وہ سوال نہیں پوچھا، آپ کو پوچھنا چاہیئے کہ آپ نے کس قانون کے تحت آکر ڈیپارٹمنٹ نے یہ لکھا ہے کہ آپ آکر ہمارا ریکارڈ ملاحظہ فرمائیں، یہ کس قانون کے تحت لکھا ہے، ڈیپارٹمنٹ کس طرح ہاؤس کو Direction دیتا ہے کہ آپ دیکھ سکتے ہیں؟ پہلے آپ ان سے پوچھیں پھر میں کوسچن پر آؤں گا، آگے نہیں جاؤں گا، ان سے یہ پوچھیں کہ کس قانون کے تحت ڈیپارٹمنٹ نے اس ہاؤس سے کہا کہ یہ ریکارڈ موجود ہے، آپ آجائیں اور ریکارڈ ملاحظہ فرمائیں، کس قانون کے تحت مجھے کہا گیا ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے اپنی سپیچ میں ڈیپارٹمنٹ کی یہ غلطی تسلیم کی ہے، ڈیپارٹمنٹ کی غلطی انہوں نے مانی ہے کہ یہ ان کو نہیں لکھنا چاہیئے تھا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تو ماننے سے کیا ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ بتائیں؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، جب ریکارڈ دیکھیں تو یہ کہتے ہیں، اس میں اتنا نہیں ہے، اب 2019ء میں زیادہ تر انہوں نے اپوائنٹمنٹس کی ہیں، زیادہ تر اس میں ہے، تو اشتہار ہوگا، اشتہار کی کاپی کدھر ہے، مجھے اشتہار دیکھنا چاہیئے، اسمبلی کو دیکھنا چاہیئے کہ اشتہار کیا ہے یا نہیں کیا ہے؟ یہ تو کہتے ہیں، اگر ریکارڈ پر موجود ہے تو آپ کیوں ہمیں نہیں بھیجتے؟ آپ کیوں اس اسمبلی سے Intentionally conceal کرتے ہیں، اگر آپ Next جو میرا کوسچن ہے، آپ کے اپوائنٹمنٹ آرڈرز کس نے کیئے ہیں؟ آپ کے پاس ہوں گے تو آپ بتادیں کہ کس نے کیا ہے؟ پھر آپ نے جو میرٹ لسٹ بنائی ہے، میرٹ لسٹ آپ کی کدھر ہے؟ کس طرح ہم Scrutiny کریں گے، آخر یہ کس طرح بات ہے؟ کم از کم جواب It is only information to provide to this honorable House، یہ مجھے کہتا ہے، ہاؤس کو کہتا ہے کہ آپ آجائیں، ہمارا ریکارڈ وہاں موجود ہے، آپ کا ریکارڈ، اب میں جاکر آپ کے ریکارڈ میں بیٹھوں گا، آپ مزے کرتے ہیں، آپ ڈیپارٹمنٹ میں کیا کچھ نہیں کرتے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، Last option دیں۔

مشیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ جس طرح میں نے آپ کو بتایا کہ ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

مشیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ میں نے جس طرح آپ کو بتایا کہ اس کا جواب اسمبلی کے Through ان کو مل چکا ہے، یہ مئی 2021ء میں یہ کوسچن آیا تھا، باقاعدہ اس کی تفصیلات بھی مہیا کی گئی تھیں، اس سیکرٹریٹ کو مہیا کی گئی تھیں لیکن چونکہ دوبارہ یہ کوسچن آیا ہے، میں یہ مانتا ہوں کہ انہوں نے Technically جواب جو لکھا ہے وہ غلط لکھا ہے، میں مانتا ہوں لیکن یہ کہ تفصیلات انہوں نے ساری جمع کر دی ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، یہ ایوان مقدس ہے، Supreme ہیں، کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کو اس طرح کے الفاظ نہیں لکھنے چاہیئں، کسی بھی کوسچن کے Answer کے اوپر کمپلیٹ جواب دینا چاہیئے اور یہ لفظ لکھنا،

میں سمجھتا ہوں کہ بڑی معیوب بات ہے، اس کو آپ نے Inquire کرنا ہے کہ یہ اس طرح کا جواب کس آفیسر نے Approve کیا اور کیوں ایوان تک پہنچایا؟ جی خوشدل خان۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر، یہ انکوائری بھی کر لیں، تین دن میں اس کو کمپلیٹ کر کے سیکرٹریٹ کو بھیج دیں تاکہ ہم دیکھ لیں، It should be completed, it is not complete reply، آپ ڈائریکشن دے دیں، آپ رولنگ دے دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب۔

<u>مشیر آبکاری ومحاصل:</u> سر، اس میں ایسا ہے کہ جواب کے حوالے سے انہوں نے جو کہا ہے کہ یہ ٹھیک نہیں ہے، اس حوالے سے ہم انکوائری کر لیں گے، آپ کو ان شاء اللہ تین دن میں اس کا جواب دے دیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کوئسچن کا پھر کیا کریں؟

<u>مشیر آبکاری ومحاصل:</u> دیکھیں، کوئسچن کا تو ڈیٹیل جواب دیا ہے، باقاعدہ اس کا آپ کے سیکرٹریٹ میں ساری تفصیلات بھی موجود ہیں، اگر یہ کہتے ہیں، میں ابھی بھی ان کو Provide کر سکتا ہوں، اس کے بعد اگر ان کے ذہن میں کچھ سوالات ہوئے تو یہ دوبارہ نیا کوئسچن لا سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ کہتے ہیں کہ اس کوئسچن کو ڈیفر کریں۔

<u>مشیر آبکاری ومحاصل:</u> جناب سپیکر، جس طرح آپ کو صحیح لگے، میرا تو یہ خیال ہے کہ میں نے جو تفصیلات آپ کو دی ہوئی ہیں، باقاعدہ Provide ہو چکی ہیں، باقی سپیکر صاحب، آپ بہتر سمجھتے ہیں کہ آپ اس پر وہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کے ہاں یا ناں سے ڈیفر ہوگا، آپ کے ہاں یا ناں سے ووٹنگ ہوگی۔

<u>مشیر آبکاری ومحاصل:</u> سر، آپ ڈیفر کر دیں، پھر آگے دیکھیں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay. Is it the desire of the House.

نہیں، یہ کوئسچن بس ڈیفر ہو گیا، Desire پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، یہ Next اس پر آجائے گا۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سر، میرا ایک وہ ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سر، اس کا کیا ہو گیا؟ What happened to this?

<u>جناب سپیکر:</u> ڈیفر کر دیا، وہ تین دن میں جواب دیں گے اور اگلے ایجنڈے پر لے آئیں گے۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you Sir, I am grateful.

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر13062، سراج الدین صاحب۔

* 13062 _ جناب سراج الدین: کیاوزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ ایک سال کے دوران صوبہ بھر کے جنگلات میں آتشزدگی کے کتنے واقعات رونما ہوئے ہیں اوران میں کتنے Sites متاثر ہوئے ہیں؛

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران آتشزدگی سے کل کتنے ایکڑ رقبے پر جنگلات متاثر ہوئے ہیں، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات وجنگلات) جواب (جناب شوکت علی یوسفزئی وزیر محنت نے پڑھا):

(الف) گزشتہ سال 20-2019ء کے دوران صوبہ بھر کے جنگلات میں آتشزدگی کے 58 واقعات رونما ہوئے ہیں، ان میں 58 sites متاثر ہوئے ہیں۔

(ب) مذکورہ عرصہ یعنی گزشتہ ایک سال میں 58 واقعات میں سے کل 815.69 ایکڑ رقبہ جنگلات متاثر ہوا ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) اس بات کا باور کروانا ضروری ہے کہ محکمہ جنگلات کی بروقت کارروائی اور انتھک محنت سے جزوی طور پر آگ سے متاثرہ علاقہ جات Sites کو دوبارہ بحال کر دیا گیا ہے جو کہ موسم بہار کے آخر تک سرسبز ہو جائیں گے۔

Mr. Speaker: Janab Sirajuddin Sahib, supplementary, please.

جناب سراج الدین: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے جو اعداد و شمار مانگے تھے، اس سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ وہ اعداد و شمار اس نے کم دیئے ہیں، جن Sites کا اس نے ذکر کیا کہ 58 sites ہیں اور آیا یہ درست ہے کہ اس میں سونامی بلین ٹریز کا Site بھی موجود ہے کہ نہیں ہے؟

Mr. Speaker: Mian Nisar Gul Sahib, supplementary, please.

میاں نثار گل: سر، میاں نثار گل تو ادھر بیٹھا ہے-----

(قہقہہ)

جناب سپیکر: ثناءاللہ صاحب، سپلیمنٹری پلیز، تقریر نہیں،

Supplementary to the point; time is very short, we have to move forward.

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ جو سوال سراج الدین صاحب نے کیا ہوا ہے، جو Sites اس نے بتائے ہیں کہ یہ Affected ہیں، اس میں آگ لگ گئی تھی، جو دیر اپر کا ہے، اس میں

صرف ایک Site لکھا ہوا ہے، دیر اپر کی بات چھوڑو، میرے ایک حلقے میں چار پانچ Sites میں آگ لگ گئی تھی، کافی نقصان ہوا تھا، میرا سوال یہ ہے کہ ہمارے فارسٹ کے اتنے نقصانات جو ہو رہے ہیں، اس کی روک تھام کے لئے ابھی تک حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ جب یہ آگ لگ جاتی ہے تو عوام نکل آتے ہیں، حکومت کے پاس کوئی وسائل نہیں ہیں کہ جو آگ لگ جائے اس کو وہ بجھا سکے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، میں نے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ۔ جناب سپیکر، اس سے پہلے اسی اجلاس میں ایک ہفتہ پہلے میں نے سونامی ٹریز پر بات کی تھی، منسٹر صاحب تھوڑے ناراض بھی ہوئے تھے کہ 27 ارب روپے اس پر لگ رہے تھے، میں نے کہا تھا کہ آپ ذرا بتا دیں اور یہ جگہ جگہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ابھی آگ بھی لگ رہی ہے، یہ آگ خود بخود نہیں لگتی، ان کے کارندے، ان کے لوگ اس کو لگواتے ہیں، اس کی گنتی ہوتی ہے پھر دوبارہ اسی جگہ پر کاشت ہوتی ہے، ہمارے ماحولیات کے محکمے میں اتنی زیادہ کرپشن ہو رہی ہے کہ سونامی بھی ساتھ ساتھ چل رہی ہے اور ساتھ ساتھ درختوں کی کٹائی بھی ہو رہی ہے، آپ اخباروں میں دیکھ رہے ہیں، جس جگہ جس کی مرضی ہو، اس کو آگ لگا لیتے ہیں۔ جناب سپیکر، ادھر آپ لوگ کہتے ہیں کہ پورے پاکستان کو سونامی کا سرٹیفکیٹ ملا، ہم نے اتنے درخت لگائے اور ادھر آپ دیکھ رہے ہیں کہ جگہ جگہ پر آگ اور اس کے علاوہ سونامی کے سکینڈل ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں، یہ صوبہ تباہ ہو رہا ہے، اس پر نظر کرنی چاہیئے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay.

میاں نثار گل: کل نیب آئے گا، کل ایجنسیاں آئیں گی، پھر اس ماحولیات کو چیک کریں گی اور جنگلات کو چیک کریں گی، اس کا جواب منسٹر نے پورا دینا ہوگا۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ہدایت الرحمان صاحب، آخری سپلیمنٹری۔

جناب ہدایت الرحمان: جناب سپیکر، یہ جو جواب میں ذکر ہے، اس میں چترال کا بھی ذکر نہیں کیا گیا ہے، چونکہ ایک سال کے اندر تقریباً تین چار جگہ چترال میں بھی آگ لگی ہے اور یہ جنگلات کی قانون سازی بھی تین سالوں سے نہیں ہو رہی ہے۔ دوسری Main چیز یہ ہے کہ ہمارے چترال میں جنگلات سے ملنے کو

ہٹانے پر کوئی پابندی لگی ہوئی ہے، ملبے نہ ہٹنے کی وجہ سے ساری آگ لگنا اور نقصان پہنچنا یہ جنگلات کو کچھ عرصہ پہلے ہمارا ایک ملازم بھی شہید ہوا ہے۔

Mr. Speaker: Okay, thank you. Who will respond? The Minister is not around. Ji, Shaukat Yousafzai Sahib.

چلیں ایک سپلیمنٹری نلوٹھا صاحب کی لے لیں تو پھر جواب دے دیں۔ جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں، چونکہ میرا حلقہ بھی تقریباً 60 فیصد جنگلات پر مشتمل ہے، جب سے بلین ٹریز منصوبہ شروع ہوا ہے، آتشزدگی کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ ایک یہ، دوسرا جہاں جہاں پر یہ آتشزدگی کے واقعات ہوئے ہیں، اس کے اوپر حکومت نے کیا ایکشن لیا ہے؟ تیسرا میرا کوسچن ان سے یہ ہے کہ آتشزدگی کے دوران لورا میں فارسٹ کا ایک اہلکار آگ بجھاتے ہوئے وہاں پر شہید ہوا ہے اور شیروان میں اس طرح کا واقعہ ہوا ہے، وہاں پر بھی ایک فارسٹ اہلکار شہید ہوا ہے، ان دونوں کے خاندانوں کی حکومت نے کیا مدد کی ہے؟

Mr. Speaker: Okay. Honorable Minister Shaukat Yousafzai Sahib, respond please.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): شکریہ، جناب سپیکر، چونکہ کوسچنز آور ہوتا ہے تو جو جو Proper سوال ہوتے ہیں، اس کا جواب مانگا جاتا ہے۔ جواب ملا ہوا ہے لیکن جہاں تک سپلیمنٹری کوسچن کا تعلق ہے، انہوں نے بات کی تھی کہ دنیا بھر کے اندر جنگلات میں آگ لگتی ہے، یہ کوئی نیا واقعہ نہیں کہ صرف پاکستان کے اندر جنگلات میں آگ لگتی ہے، ان کے جو سابقہ ادوار تھے ان میں بھی جنگلات میں آگ لگتی رہی ہے لیکن یہ ہے کہ اس کی روک تھام ہونی چاہیئے۔ یہ روک تھام یہی ہے کہ جتنے 58 sites جو متاثر ہوئے ہیں، جو تقریباً کوئی 815 ایکڑ بنتے ہیں، ان میں ان شاء اللہ موسم بہار تک دوبارہ یہ سرسبز بن جائیں گے، اس کے لئے متبادل انتظام کر دیا گیا ہے، جتنا جلا ہے، اس سے زیادہ وہاں لگا دیئے گئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہوتی ہے کہ بلین ٹریز سونامی، صوبہ تباہ ہو گیا، میرے خیال سے یہ واحد صوبہ ہے جس کی عالمی سطح پر پذیرائی ہوئی ہے، جو جنگلات کی ترقی ہے، اس صوبے نے جو Plantation کی ہے، اس پر میرے خیال سے بڑے بڑے Forums ہیں، ان میں اس چھوٹے سے صوبے کو Appreciate کیا گیا ہے، میرے خیال سے اگر کوئی اچھا کام ہوا ہے تو اس کو اچھا کہنا چاہیئے، ہاں یہ جو آگ لگنے کے واقعات ہیں، ان میں بالکل کمی آنی چاہیئے، روک تھام ہونی چاہیئے، اس کے لئے جو بھی طریقہ کار ہو لیکن اگر آپ کہیں کہ

کوئیCrimeکاواقعہ نہ ہوتو یہPossibleنہیں ہے،Crimeکے واقعات امریکہ اوریورپ کے اندر بھی ہورہے ہیں،اگرآپ کہتے ہیں کہ یہاں جنگلات میں آگ نہ لگے تو یہ پوری دنیاکے اندر ہورہاہے، لیکن کم سے کم ہونا چاہیئے، جو یہ کہہ رہے ہیں کہ Scientificطریقہ ہونا چاہیئے،جنگلات کی آگ بجھانے کے لئے توان شاءاللہ اس پر ہم جارہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں اسFloorکواستعمال کرتے ہوئے عوام سے یہ اپیل کروں گاکہ اکثر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک سوچ ہے، ہمارے دیہی علاقوں میں گھاس جب کٹ جاتی ہے توآگ لگانے سے ایکFertilizer پیدا ہوتاہے،یوریاپیدا ہوتاہے، کھاد جس سے دوسری دفعہ گھاس زیادہ اگتی ہے،اس کو مال مویشیوں کے لئے،تو یہ بڑیNegativeسوچ ہے،اسی وجہ سے بڑے بڑے جنگلات میں آتشزدگی ہو جاتی ہے، میں اپیل کروں گا صوبے کے تمام عوام سے، کہ خدا کے لئے جب آپ گھاس کو زیادہ اگانے کے لئے آگ لگاتے ہیں،اس میں چھوٹے چھوٹے حشرات الارض وہ بھی جل جاتے ہیں، ہمارے جنگلات بھی تباہ ہو جاتے ہیں، مہربانی کریں ایک مثبت سوچ اپنے اندر پیدا کریں کہ اپنے چھوٹے سے منافع کے لئے آپ اتنا بڑا فارسٹ جلاکرراکھ کردیتے ہیں۔جناب وقاراحمد خان صاحب، کوسچن نمبر 13415، یہ کس کا ہے؟ فیصل زیب صاحب، نہیں ہیں،.Lapsed

ایک رکن:جناب سپیکر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب، عوام یہ کام کرتے ہیں، میں نہیں کہتا کہ ڈیپارٹمنٹ نہیں کرتا، I am not protecting the department،جب ڈیپارٹمنٹ کرتاہے تو وہ بہت دور کسی جنگلوں میں جاکر کرتے ہوں گے، جوآبادیوں کے ساتھ پہاڑیاں ہیں جن پر تھوڑے تھوڑے درخت ہیں، میں ان کی بات کر رہاہوں، میں ایبٹ آباد کی بات کروں گا، یہ ابھی آگے موسم آئے گا،آپ دیکھیں گے،جب ایبٹ آباد Enterہوں،آپ کےLeft rightپہاڑوں پرآگ لگی ہوئی ہوگی، تو یہ جو بھی کرتاہے یہ انتہائی قابل مذمت فعل ہے، خواہ وہ فارسٹ والے کرتے ہیں یا کوئی شخص کرتاہے۔کوسچن نمبر 13417، وقاراحمد خان صاحب۔

* 13417 _ جناب وقاراحمد خان: کیاوزیرمعدنیات ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی حکومت نے معدنیات کی تلاش کے لئے ایکLeasing policyبنائی ہے؛

(ب) ملاکنڈڈویژن میں پاٹا کی حیثیت ختم کرنے کے بعد یہ پالیسی / قانون ملاکنڈڈویژن میں بھی نافذ کیا گیاہے؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے ضلع سوات میں جن لوگوں کو دریائے سوات سے ریت نکالنے کے لئے اور پہاڑوں سے پتھر نکالنے کے لئے اجازت یاLease دی ہے، ان کے ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے ؟

<u>جناب محمد عارف (معاون خصوصی معدنیات):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) صوبائی حکومت نے 2010ء کے بعد ضلع سوات میں دریائے سوات سے ریت نکالنے کے لئے جن جن کو اجازت یاLease دی تھی، اس کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ حال ہی میں پشاور ہائی کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں دریاؤں پر ہر قسم کی کان کنی روک دی گئی ہے اور جن لوگوں کو پہاڑوں سے پتھر نکالنے کے لئے اجازت دی ہے ان کے ناموں کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں نے اس میں وزیر صاحب سے پوچھا تھا کہ معدنیات ڈیپارٹمنٹ نے تلاش کے لئے ایک Leasing policy بنائی ہے؟ تو جواب میں ہے کہ "جی ہاں"، ملاکنڈڈویژن میں پاٹا کی حیثیت ختم ہونے کے بعد یہ پالیسی قانون ملاکنڈڈویژن میں نافذ کیا گیا ہے؟ جواب دیا گیا ہے، "جی ہاں"۔ پھر جناب سپیکر صاحب، صوبائی حکومت نے 2010ء کے بعد ضلع سوات میں دریائے سوات سے ریت نکالنے کے لئے، جن کی لسٹ مجھے دی گئی ہے، لیکن ہائی کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں وہاں پر لوگوں پر یہ کان کنی روک دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود بھی کان کنی ہوتی ہے، وہاں پر بجری اور ریت کو نکالا جاتا ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ جو لوگ یہ کام کرتے ہیں ان کو محکمہ کچھ نہیں کہتا، لیکن جو ڈرائیور بے چارہ جن کے ساتھ مزدور ہوتا ہے، وہ گاڑی لے کر چلتا ہے، وہ خریدتا ہے، جب دریا سے نکلتے ہیں، روڈ پر آتے ہیں تو اس بے چارے کو پکڑ کر وہاں پر تھانوں میں بند کیا جاتا ہے، اس پر جرمانے لگائے جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، منسٹر صاحب سے یہ درخواست ہے کہ اس عمل کو روکا جائے، وہاں پر جو یہ کام کرتے ہیں ان لوگوں کو پکڑا جائے، کرش مشین والے بے چاروں کا کیا قصور ہے، وہ تو چیز خرید کے لے آتے ہیں، وہاں پر جو کام کرتے ہیں، جو یہ نکالتے ہیں، جو کرتے ہیں، جہاں پر یہ پابندی لگی ہوئی ہے وہاں پر

یہ چیز پڑی ہوئی ہے، وہاں اس کے مالک کو کوئی کچھ نہیں کہتا لیکن جو مزدور ہے، جو اپنے لئے مزدوری کرتے ہیں، جو لوگ گھر بناتے ہیں، ان کے لئے لے کر آتے ہیں، ان کو راستوں میں پکڑتے ہیں، ان پر بے جا جرمانے لگاتے ہیں۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Minister Sahib, to respond, please.

<u>جناب وقار احمد خان:</u> منسٹر صاحب سے میری یہ درخواست ہے کہ اس کو یا تو محکمے کے حوالے کریں یا رپورٹ منگوائے جائیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Arif Ahmadzai Sahib, respond please.

<u>معاون خصوصی معدنیات:</u> شکریہ جناب سپیکر، وقار صاحب، آپ نے جو کوسچن کیا ہے، اس کا تو تفصیلی جواب آیا ہے، Illegality جہاں پر ہو رہی ہے، بالکل آپ Identify کریں ہم وہاں پر کیونکہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ ہائی کورٹ کے Strict directions ہیں کہ کسی بھی River bed پر کوئی بھی کان کنی نہیں ہوگی، اگر واقعی کسی جگہ پر یا ایسی جگہ ہے جہاں پر کان کنی ہو رہی ہے، Illegal ہو رہی ہے، ظاہر ہے اس وقت جب ہو رہی ہوگی تو وہ Illegal ہوگی کیونکہ ہمارے محکمے کی طرف سے اور ہائی کورٹ کے ڈائریکشنز کے مطابق اس پر مکمل پابندی لگی ہوئی ہے لیکن اگر آپ کو لگتا ہے، آپ جگہوں کو Identify کریں، ان شاء اللہ بالکل میں رپورٹ بھی منگواؤں گا، وہاں پر چھاپے بھی لگیں گے، آپ کے سامنے ہم کارروائی کریں گے، بغیر اس کے کہ کون ہے، وہاں پر کون کام کر رہا ہے اور کون نہیں کر رہا؟۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی وقار خان۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> جو لوگ یہ نکالتے ہیں ان کو کچھ نہیں کہتے، میں ان کو Identify نہیں کر سکتا لیکن ہم جو خرید کر وہاں سے لے کر آتے ہیں، روڈ پر ان کو پکڑ کے لے جاتے ہیں، یہ پریکٹس رات کو بھی چلتی ہے، دن کو بھی چلتی ہے، محکمے کو چاہیئے کہ جہاں پر یہ ڈھیرے بنے ہوئے ہیں، یہ ڈھیرے لگے ہوئے ہیں، وہاں پر کارروائی کریں، ان لوگوں کو پکڑیں، وہ جو بیچارے ٹرک ڈرائیورز ہیں، ان بیچاروں کا کیا قصور ہے؟ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، 2010ء کے سیلاب کے بعد وہاں پر محکمہ ریونیو نے یہ Identification نہیں کی ہے کہ یہ دریا ہے یا لوگوں کی جائیداد ہے، میرے خیال میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا ذکر بھی اس میں نہیں ہے، پہلے تو ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو Demarcation کرنی چاہیئے کہ جن لوگوں کی وہ جائیدادیں ہیں، یہ دریا لے گئی ہیں، دریا برد ہو گئی ہیں، وہاں پر Demarcation کی انتہائی ضرورت ہے، وہاں پر لوگوں کی اپنی جائیدادیں بھی ہیں، وہاں پر کوئی کام نہیں کر سکتا اور جو Lease کی بات کی ہے،

قانون 2010-11ء میں آیا ہے، یہاں پر آپ اگر یہ لسٹ دیکھیں تو Date of grant جو ہے وہ 1983ء ہے، 1999ء ہے، 2015 ہے، اس میں یہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پالیسی جو ہے، 2010-11ء میں بنی ہے اور Lease اس سے پہلے دی گئی ہے، یہ بات بھی میری سمجھ میں نہیں آئی، جناب منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اپنے محکمے سے پوری رپورٹ منگوائیں اور یہاں پر پیش کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جواب تو انہوں نے دے دیا ہے، آپ کو آگے چلتے ہیں، ان کے پاس تو جو جواب تھا انہوں نے آپ کو دے دیا ہے۔ جی منسٹر صاحب، بولیں۔

<u>معاون خصوصی معدنیات</u>: جناب سپیکر صاحب، میں دوبارہ ان کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ بندوں کو Identify کریں، اگر دریائے سوات میں کوئی ہو رہا ہو تو بالکل ان شاء اللہ دو تین دنوں میں ان کو پتہ چل جائے گا کہ میں وہاں کی ان کو تفصیلی رپورٹ دوں گا کہ کہاں کہاں پر ہمارے چھاپے پڑے ہیں، کس کے خلاف ایکشن ہو گیا ہے؟

<u>Mr. Speaker</u>: Okay, thank you. Question No. 13330, Mr. Mir Kalam Khan Sahib.

* 13330 _ <u>جناب میر کلام خان</u>: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) شمالی وزیرستان میں محکمہ جنگلات کی سٹاف کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز شمالی وزیرستان میں جنگلات کی کل کتنی چیک پوسٹیں ہیں، ان کے نام مکمل پتہ اور ہر ایک چیک پوسٹ پر ڈیوٹی پر معمور تمام اہلکاروں اور ان کے انچارج کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات وجنگلات)</u>: (الف) شمالی وزیرستان فارسٹ ڈویژن میں تعینات شدہ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام تفصیل پوسٹ
1	احسان اللہ داوڑ، رینجن فارسٹ آفیسر
2	حمید اللہ جان، فارسٹر
3	ابراہیم عبد اللہ، فارسٹر
4	احسان اللہ وزیر، فارسٹر
5	زر گلا جان، فارسٹر
6	محمد عارف، فارسٹر

ممتاز خان، فارسٹر	7
عفت اللہ، فارسٹر	8
تواب خان، فارسٹ گارڈ	9
محمد طائرالرحمان، فارسٹ گارڈ	10
احسان اللہ، فارسٹ گارڈ	11
نصرومن اللہ، فارسٹ گارڈ	12
محمد فاروق، فارسٹ گارڈ	13
میر کمالی خان، فارسٹ گارڈ	14
صمدالرحمان خان، فارسٹ گارڈ	15
شاہ حیدر خان، فارسٹ گارڈ	16
نورزاہیدین، فارسٹ گارڈ	17
رخیم اقبال، فارسٹ گارڈ	18
وارث خان، فارسٹ گارڈ	19
خادم اللہ خان، فارسٹ گارڈ	20
سعادت خان، فارسٹ گارڈ	21
عظیم اللہ، فارسٹ گارڈ	22
ٹکا خان، فارسٹ گارڈ	23
حسن خان، فارسٹ گارڈ	24
عبدالوکیل، فارسٹ گارڈ	25
حضرت نور، فارسٹ گارڈ	26
محمد شاہد، فارسٹ گارڈ	27
عطاء اللہ خان، فارسٹ گارڈ	28
شاہ سر خان، فارسٹ گارڈ	29
جہان بہادر، فارسٹ گارڈ	30

شفیر اللہ، فارسٹ گارڈ	31
غازی نور شاہ، فارسٹ گارڈ	32
محمد شفیق خان، فارسٹ گارڈ	33

نیز شمالی وزیرستان میں محکمہ جنگلات کی کل تین چیک پوسٹیں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

چیک پوسٹوں کی تفصیل

انچارج/سٹاف	نام چیک پوسٹ	نمبر شمار
ابراہیم عبداللہ فارسٹر، محمد فاروق فارسٹ گارڈ	شندوری رزمک	1
زرگل جان فارسٹر، غازی نور شاہ فارسٹ گارڈ، سعادت خان فارسٹ گارڈ	ایشیا چیک پوسٹ	2
خمیداللہ جان فارسٹر، نصر من اللہ فارسٹ گارڈ	کھجوری چیک پوسٹ	3

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، میرے خیال میں سراج الدین صاحب کا کوسچن ایسے ہی چلا گیا، آپ آگے چلے گئے اور میرے کوسچن پر آپ کنڈی صاحب کے کوسچن تک پہنچ گئے، میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن میری حکومت سے ایک ریکویسٹ ہوگی کہ Merged districts میں اور نارتھ وزیرستان میں وہاں پر بہت سارے جنگلات ہیں جو انتہائی بے دردی سے اس کی کٹائی جاری ہے، اس کے لئے اگر سنجیدگی سے حکومت ایک حکمت عملی بنائے، چونکہ ہم اتنے چھوٹے چھوٹے پودوں کو وہاں پر لگا رہے ہیں کہ یہ جنگل بن کر ہمیں فائدہ دے گا، وہاں پر پہلے سے موجود جو بڑے درخت ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میر کلام صاحب، آپ اپنے جواب سے Satisfied ہیں؟

جناب میر کلام خان: بالکل، میں Satisfy ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ آگے چلتے ہیں۔ کوسچن نمبر 13554، نثار احمد خان صاحب۔

* 13554 _ جناب نثار احمد: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع مہمند میں جنگلات کے ساتھ کتنی سرکاری زمین ہے؛

(ب) اب تک کتنے سرکاری اور پرائیویٹ رقبے پر Plantation کی گئی ہے، نیز ان پر کتنے چار جز لئے گئے ہیں، تحصیل وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات وجنگلات) جواب (جناب شوکت یوسفزئی وزیر محنت نے پڑھا): (الف) ضلع مہمند میں محکمہ جنگلات کے پاس Plantation کے لئے کوئی سرکاری زمین موجود نہیں ہے۔

(ب) ضلع مہمند میں محکمہ جنگلات کے جاری تین ترقیاتی سکیموں کے تحت اب تک مختلف تحصیلوں میں پرائیویٹ زمینوں پر شجر کاری کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تحصیل	10بی ٹی ٹی پی	اے آئی پی	اے ڈی پی
1	پڑانگ غار	395ایکڑ	-----	410ایکڑ
2	پنڈیالی	420ایکڑ	-----	380ایکڑ
3	یکہ غنڈ	695ایکڑ	-----	----
4	امبار	840ایکڑ	-----	-----
5	حلیمزئی	260ایکڑ	-----	-----
6	خونزئی	500ایکڑ	200ایکڑ	120ایکڑ
7	بائزئی	890ایکڑ	175ایکڑ	-----
8	صافی	-----	75ایکڑ	----
	ٹوٹل خرچہ	4000ایکڑ	450ایکڑ	910ایکڑ
		104.652ملین	11.628ملین	39.531ملین

جناب نثار احمد: شکریه جناب سپیکر صاحب، ماته چې کوم جواب ملاؤ شوے دے زه د دې جواب نه مطمئن نه یم خو نن زمونږ په دې کوئسچنو کښې ټول په ماحولیات او په فارسټ باندې خبره ده، ډیره د افسوس خبره ده چې زمونږ د فارسټ منسټر صاحب دلته نشته دے چې صحیح جواب ورکړی. سراج صاحب ئے هم مطمئن نه کړے شو او هغه ته هم جواب ور نه کړے شو، د هغه نه واپس تپوس او نه کړے شو چې آیا ته مطمئن ئې که نه ئې؟ دا څومره ئے چې ماته ټوټل ښودلی دی، په مهمندو کښې مونږ ټوټل پینځه زره درې سوه شپیته ایکړه باندې Plantation کړے دے خو دا بالکل غلطه ده، په موقع باندې بالکل دومره زمکه

نشته دے ، که یو Plantation هغوی کوی نو د هغوی په هغې کښې 50 فیصد نه زیات کمے وی ځکه چې هغوی څومره پیسې د هغې د پاره ورکوی، هغوی د هغې نیمې پیسې هغه ټائم ورکړی او وائی چې په دې باندې تاسو کار اوکړئ، نو څنګه به دا سې کیږی، لهذا زه دا وایم چې دا زما کوئسچن تاسو کمیټۍ ته اولیږئ چې زمونږه د زمکې اصلیت معلوم شی چې دوئ څومره زمکه باندې فارسټ کړے دے ، ځنګلات ئے لګولی دی؟ دا اصلیت به معلوم شی چې څومره غبن شوے دے ؟

Mr. Speaker: Okay. Malik Badshah Salih Sahib, supplementary please.

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، میں آنریبل منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ Forest Development Fund کی مد میں ہمارے علاقے سے 30 روپے فی فٹ کے حساب سے کاٹے جاتے ہیں اور قانون یہ ہے کہ اس علاقے پر یہ خرچ ہوں گے جہاں سے یہ کاٹے گئے ہیں، قوم کے حصے سے کاٹے جاتے ہیں، یہ اربوں میں بنتے ہیں، ابھی کمیٹی میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ پیسے ہم نے بلین ٹریز کے لئے قرضہ دیا ہے، ہمارے علاقے سے جتنے پیسے کاٹے گئے ہیں، یہ کب واپس ہوں گے؟ حکومت ہمارے پیسے کب واپس کرے گی کہ وہاں پر خرچ ہو سکیں؟

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: سر، میری ایک گزارش ہے کہ کچھ Refresher courses ہونے چاہئیں تاکہ جو ٹائم ہوتا ہے، یہ جو کوئسچنز آور ہوتا ہے یا توجہ دلاؤ نوٹس ہوتا ہے یا کال اٹنشن نوٹس ہوتا ہے، اس کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ اگر بحث ہوتی ہے تو بحث تو پھر اس کے لئے تحریک التواء آنی چاہیئے، میرے خیال سے دیکھیں۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر، میں یہ ریکویسٹ کر رہا تھا کہ کوئسچنز آور کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آپ نے جو کوئسچن کیا ہوتا ہے اس کا جواب ڈیپارٹمنٹ دیتا ہے، آپ مجھے بتائیں کہ To the point۔۔۔۔

Mr. Speaker: I agree with you.

وزیر محنت وثقافت: آپ مجھے بتائیں، اب اس میں یہ مانگا گیا ہے کہ ممند ایجنسی میں جتنی سرکاری لینڈ ہے، جہاں Plantation ہے، انہوں نے کہا ہے کہ جی کوئی سرکاری زمین نہیں ہے، پھر کہا ہے کہ کتنے رقبے پر یہ Plantation ہوئی ہے؟ انہوں نے پوری ڈیٹیل دے دی ہے۔ اب آپ بتائیں کہ کوئسچنز آور کا یہ طریقہ ہوتا ہے، اس میں اگر کوئی سپلیمنٹری ہوتا ہے تو وہ کوئسچن سے Relevant ہوتی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن کے اوپر Relevant ہونی چاہیئے نہ کہ ہم اپنے حلقوں کی باتیں لے کر آ جاتے ہیں، یہ بالکل غلط ہے۔

وزیر محنت وثقافت: یہ نہیں ہوتا ہے کہ مجھے بتایا جائے کہ وہاں پر کتنے پیسے ہیں، اب اس کا جواب تو منسٹر خود بھی نہیں دے سکتا، اتنی جلدی کہ جی کتنے پیسے واپس آ رہے ہیں؟ میری گزارش ہوگی کہ یہ جو آپ تھوڑے بہت روزانہ جو اجلاس کرتے ہیں، اس میں اگر آپ تھوڑا بہت ہمارے بڑے سینیئر خوشدل خان صاحب ہیں، کافی سینیئر ہیں، یہاں پر لطف الرحمان صاحب ہیں، منور خان صاحب ہیں، یہ سینیئر لوگ ہیں، جو نئے آئے ہیں ان سے آپ کہیں، آپ ان کے مانیٹر بن جائیں، ان کو ذرا سکھائیں، ہمارے بھی کچھ سینیئرز ہیں وہ بھی بیٹھ جائیں گے، دیکھیں یہ ضرور کریں کیونکہ اس سے اسمبلی کا وقت بھی بچے گا اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Okay آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو کوئسچن ہو گا اسی سے Relevant supplementary ہو سکتا ہے، بالکل آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

وزیر محنت وثقافت: ہاں جی، اس میں اگر کوئی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب کوئسچن ہے شانگلہ کا، اسی کے بارے میں کوئی سپلیمنٹری لا سکتا ہے، وہ بنوں کے بارے میں نہیں پوچھ سکتا کہ وہاں اس سکیم میں کتنے پیسے لگے ہیں؟ ہمارا زیادہ وقت اس پر ضائع ہو رہا ہے کہ جو بھی آنریبل ممبر کھڑا ہوتا ہے وہ اپنے علاقے کی کوئی بات کرتا ہے، اب وہ منسٹر تو کوئی افلاطون ہوتا نہیں ہے کہ ان کو جواب لکھ دیں گے، کوئسچن کا جواب وہ ڈیپارٹمنٹ سے لے گا۔

وزیر محنت وثقافت: سر، اب نلوٹھا صاحب نے اتنی Important بات کی اور بات کر کے چلے گئے، انہوں نے کہا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوسرا شوکت صاحب، آئندہ اس کے لئے ایک اصول بناتے ہیں، ایک تو یہ بات جو آپ نے کی، دوسرا سپلیمنٹری کوئی Acceptable نہیں ہوگا، Nobody will answer اور Even

نمبر ون، جیسے اب یہ کوئسچن Speaker will not allow, relevant to that Question. ہے، نثار مہمند اسی سے Relevant کوئی بات کریں تو کریں، اپنے علاقے میں اس کو گھما کر نہ لے جائیں۔ نمبر ٹو، ایک دفعہ منسٹر جواب دے گا، میں Concerned MPA سے پوچھوں گا، Are you satisfied? Yes are No میں مجھے جواب دیں، آگے سے کہانی نہ پڑھیں، وہ کہے گا کہ Yes تو Okay، وہ کہے گا کہ No تو At once, I will put it to the voting تاکہ کام آگے نبھاتے جائیں اور پھر یہ لمبی باتیں لوگ کرتے ہیں، نہ میڈیا اس کو ریکارڈ کر سکتا ہے نہ اس کا کوئی فائدہ ہے، ہاؤس کا قیمتی وقت ہم ویسے برباد کر دیتے ہیں۔ آپ نے سوال کا جواب دے دیا ہے۔

وزیر محنت وثقافت: میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ جو نلوٹھا صاحب نے Rescue والوں کی بات کی کہ وہ شہید ہوئے ہیں، اب وہ بات کر کے چلے گئے ہیں، اب نہ انہوں نے کسی کو تفصیل دی ہے نہ کوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بری بات ہے۔

جناب نثار احمد: شکریہ، جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

وزیر محنت وثقافت: ہم چاہتے ہیں کہ یہ Genuine چیزیں اسمبلی میں آئیں، میں یہی کہہ رہا ہوں کہ وہ اسمبلی میں آنی چاہیئے۔

جناب نثار احمد: جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نثار صاحب۔

جناب نثار احمد: جناب سپیکر صاحب، اول خو زہ معذرت سرہ دا خبرہ کوم چې دوہ گھنټې تاسو د اسمبلئ د سیشن دوہ بجې ټائم ورکړے وو او په ځلور بجې ئے شروع کړئ، بیا چې کله مونږه تپوس کوؤ نو مونږه سرہ واحد دا یو Floor دے، چونکه مونږ د اپوزیشن یو، مونږ د خپلو عوامو او د قوم خبرہ دلته کیږدو نو په هغې باندې مونږ ته دا جواب ملاویږی چې تاسو نه پوهیږئ، دا ځومره د افسوس خبرہ ده ځکه چې د دې د پاره به زه بیا ځم او اکیډمئ کښې به دغه کیږدم خو ما چې تاسو ته څه راوړی دی نو هغه زه تاسو ته On the ground ښایم، زه تاسو ته ښودلې شم چې په مهمندو کښې په دومره زمکه باندې نه دے شوے۔

جناب سپیکر: آپ کا کیا مقصد ہے؟ To the point آئیں۔

جناب نثار احمد: چې کله نه دے شوے نو پکار دا ده چې ته ما مطمئن کړه۔۔۔۔

Mr. Speaker: Nisar Khan, come to the point.

جناب نثار احمد: زه تاسو ته کرپشن ښودلے شم-----

Mr. Speaker: Please.

جناب نثار احمد: چې 70 فیصد کرپشن کیږی، 20 پرسنټ یو ته روان دے 20 پرسنټ بل ته روان دے 20 پرسنټ بل ته روان دے، 10 پرسنټ بل خوا روان دے، 70 فیصد کرپشن زه تاته په Written کښې درکولے شم خو چې دلته تاسو مونږ ته دا وایئ چې تاسو د قوم خبره هم مه کوئ، تاسو د کرپشن خبره هم مه کوئ، تاسو د مسائلو خبره هم مه کوئ نو مونږ به بیا چرته ځو؟ تاسو پخپله څلور ګھنټې لیټ شروع کوئ، لیټ ئے مه شروع کوئ چې ټوله ورځ ملاویږی، مونږه ډیرې مسئلې-----

جناب سپیکر: آپ آئیں، یہاں Floor پر مجھے پھانسی لگائیں، اتار دیں، اگر میں لیٹ ہوا ہوں تو پہلے آپ تھے نہیں، میں نے کیوں کہا کہ میں لیٹ ہوا ہوں، وہ آنریبل گلگت بلتستان کے سپیکر صاحب آرہے تھے، ہم نے ان کو Receive کرنا تھا، باہر ہم دو بجے بلکہ ڈیڑھ بجے سے یہاں پر موجود ہیں۔

جناب نثار احمد: د نن خبره نه ده، دا خو دلته-----

جناب سپیکر: آپ بات سوچ سمجھ کر کیا کریں، Behave your self۔ سوال نمبر 13492، نعیمہ کشور صاحبہ۔

* 13492 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیا وزیر آبکاری، محاصل و نارکاٹیکس کنٹرول ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خیبر پختونخوا کو نارکوٹیکس ایکٹ 2019ء کے تحت خصوصی عدالتیں قائم کرنا حکومت کی ذمہ داری تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک صوبے میں کتنی عدالتیں قائم کی گئی ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے، اگر مذکورہ عدالتیں قائم نہیں کی گئیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب خلیق الرحمان (مشیر آبکاری و محاصل): (الف) جی ہاں۔

(ب) حکومت نے اس مقصد کے لئے Control of Narcotics Substance Act, 1997 کے تحت پہلے سے قائم شدہ خصوصی عدالتوں کو نافذ کر دیا ہے، البتہ Khyber Pakhtunkhwa Narcotics Substance Act, 1999 کے تحت خصوصی عدالتوں کا قیام ابھی تک نہیں ہوا ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں آپ سے Agree کرتی ہوں کہ کوئسچنز آور کو اگر کوئسچنز آور کریں اور اس میں بجٹ تقریریں نہ کریں تو سب کے کوئسچنز ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Exactly.

محترمہ نعیمہ کشور خان: اگر یہ ہم Follow کریں تو بہت بہتر ہوگا اور دو سپلیمنٹری لیں تو بہتر ہوگا۔ میرا کوئسچن یہ ہے کہ میں نے کوئسچن کیا تھا کہ ہمارا صوبہ پہلا صوبہ ہے جس نے یہ ایکٹ بنایا ہے، Narcotics Act اور اس میں پہلی بار کہا ہے کہ ہم اپنی عدالتیں قائم کریں گے، ہماری عدالتوں پر کیسز کا بہت زیادہ بوجھ ہے، میں نے پوچھا تھا کہ کتنی آپ نے ابھی عدالتیں قائم کی ہیں؟ انہوں نے مجھے جواب دیا ہے کہ اس کا جواب تو آنریبل کورٹ دے سکتی ہے، میں انفارمیشن کے لئے کہہ دوں کہ دو کورٹس بن چکی ہیں، ان کا نوٹیفکیشن ہو چکا ہے لیکن مجھے یہاں نہیں دیا گیا، پشاور کا بھی نوٹیفکیشن ہو چکا ہے اور سوات کا بھی نوٹیفکیشن ہو چکا ہے۔ جناب سپیکر، میرا کوئسچن یہ ہے کہ باقی عدالتیں کب قائم کریں گے؟ اور Regions میں جو انہوں نے اس ایکٹ کے تحت تھانوں کا قیام کرنا تھا، پولیس سٹیشن کا قیام کرنا تھا، وہ کب کر رہے ہیں؟

Mr. Speaker: Ji, Minister Khaliq Sahib, to respond please.

مشیر آبکاری و محاصل: جناب سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ جس وقت میڈم کا کوئسچن آیا تھا تو اس وقت عدالتیں قائم نہیں ہوئی تھیں لیکن ابھی اس وقت ہمارے پانچ ڈسٹرکٹس میں عدالتیں قائم ہو چکی ہیں، انہوں نے اپنا کام شروع کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میڈم، وہ کہہ رہے ہیں کہ جب آپ کا کوئسچن آیا تو اس وقت یہ عدالتیں قائم نہیں تھیں لیکن ابھی ان Regions میں یہ عدالتیں قائم ہو چکی ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ہماری پولیس سٹیشنز کب تک قائم ہو جائیں گی؟ اگر ہوئی ہیں تو بہت اچھی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

مشیر آبکاری و محاصل: پانچ پولیس سٹیشنز کا قیام ہو گیا ہے، پشاور میں، مردان میں، سوات میں، ایبٹ آباد میں اور ڈی آئی خان میں ہمارے باقاعدہ تھانے بن چکے ہیں اور وہ اپنا کام کر رہے ہیں۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

13415 جناب فیصل زیب: کیا وزیر لیبر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع شانگلہ میں 2016ء سے 2020ء تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کس قانون اور کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں، تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈر، موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل، سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام فراہم کئے جائیں، نیز 2020ء اور 2021ء میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع شانگلہ میں 2016ء سے 2020ء تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی ہیں۔

(ب) محکمہ نے ضلع شانگلہ میں 2016ء سے 2020ء تک مندرجہ ذیل آسامیوں پر تعیناتیاں کی ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام عہدہ	کوائف	موجودہ تعیناتی	تفصیل
1	شاہ قاسم جان، انسپکٹر، اوزان وپیمائش پے سکیل 16 ڈومیسائل بونیر، زون 3، تقرری بذریعہ پبلک سروس کمیشن، تاریخ بھرتی 26-04-2018	i درخواست ii شناختی کارڈ iii ڈومیسائل iv تعلیمی اسناد v بھرتی آرڈر vi اخباری اشتہار	مستعفی ہوا	Annex-1
2	نصیر احمد، مینول اسسٹنٹ پے سکیل	i شناختی کارڈ	ایبٹ آباد	Annex-ii

	6، ڈومیسائل ایبٹ آباد، تقرری بذریعہ ETEA، تاریخ 18-05-2020	ii ڈومیسائل iii تعلیمی اسناد iv بھرتی آرڈر v اخباری اشتہار vi سلیکشن کمیٹی ممبران	ٹرانسفر ہوا	
3	محمد عادل، مینول اسسٹنٹ پے سکیل 6، ڈومیسائل مانسہرہ، تقرری بذریعہ پروموشن تاریخ پروموشن 09-07-2020	i شناختی کارڈ ii ڈومیسائل iii پروموشن آرڈر	شانگلہ	Annex-iii
4	محمد یوسف، نائب قاصد پے سکیل 3 تقرری بذریعہ ٹرانسفر تاریخ بھرتی 17-05-2019	i شناختی کارڈ ii ڈومیسائل	شانگلہ	Annex-iv

13449 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں تمباکو کاشت کرنے والے اضلاع موجود ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2017ء سے 2019ء تک مذکورہ اضلاع کو ٹوبیکو ڈیویلپمنٹ سیس کی مد میں کتنا کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے، اس کی سالانہ تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (مشیر آبکاری و محاصل): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2017ء اور 2018ء میں فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل اور اس ضمن میں محکمہ خزانہ سے Release کئے گئے فنڈز کی ضلع وار تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی جبکہ سال 2019ء کے فنڈز کی تقسیم ہونا ابھی باقی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: جناب محب اللہ خان صاحب، منسٹر آج کے لئے، جناب عبدالکریم صاحب، سپیشل اسسٹنٹ 4 اکتوبر سے 6 اکتوبر تک، میاں شرافت علی صاحب، ایم پی اے، آج

کے لئے، جناب شکیل خان صاحب، منسٹر پبلک ہیلتھ، آج کے لئے، جناب تیمور سلیم جھگڑا صاحب، منسٹر فنانس، آج کے لئے، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، ملک شاہ محمد خان صاحب، منسٹر ٹرانسپورٹ، آج کے لئے، جناب وزیر زادہ صاحب، سپیشل اسسٹنٹ، آج کے لئے، جناب اکبر ایوب خان صاحب ، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ ستارہ آفرین صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب فیصل امین گنڈاپور منسٹر صاحب، آج کے لئے، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب ابراہیم خٹک صاحب، ایم پی اے 4 اکتوبر تا 5 اکتوبر، جناب محمد اقبال وزیر صاحب، منسٹر آج کے لئے، جناب ظاہر شاہ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، سردار یوسف زمان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ رابعہ بصری صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب نذیر احمد عباسی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، حاجی قلندر خان لودھی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، مفتی عبید الرحمان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب آصف خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب آغاز اکرام اللہ گنڈاپور صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب شفیق شیر آفریدی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے اور جناب محمد ریاض خان ایم پی اے، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

تحریک استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 5, 'Privilege Motions':

جی لطف الرحمان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب لطف الرحمان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ابھی شوکت یوسفزئی صاحب نے بھی بات کی ہے، ہمارے سپلیمنٹری کوئسچنز کے حوالے سے، اسمبلی کے Rules of Business کے حوالے سے بات کی ہے، میں بھی اسی حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں، میں کئی دفعہ Floor of the House یہ ریکویسٹ کر چکا ہوں کہ یہ Rules of Business میں ضرورت ہے کہ ہم اس میں امنڈمنٹ کریں، اس اسمبلی کو صحیح انداز میں چلانے کا جو طریقہ کار ہے، ہم نے باہر کے دورے کر کے جو کچھ سیکھا ہے، کم از کم اسی انداز میں اگر ہماری کمیٹیاں، میں نے پہلے بھی کمیٹی کے حوالے سے بات کی تھی کہ جس طرح باقی کمیٹیاں پنجاب کی کمیٹیاں Strengthen ہوئی ہیں، ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم کمیٹیوں کو Strengthen کریں، یہ ہمارے ہاؤس کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح ابھی اس دن آپ تشریف نہیں رکھتے تھے، جب چیئر پر

ہمارے ڈپٹی سپیکر صاحب بیٹھے ہوئے تھے، یہاں پر لوکل گورنمنٹ کا بل پاس ہو رہا تھا، ہم نے بہت کوشش کی کہ اس پر ہم بات کریں لیکن انہوں نے بات نہیں کرنے دی، انہوں نے کہا کہ اگر آپ کی کوئی امنڈمنٹ ہے، آپ نے جمع کی ہوئی ہے، آپ بات کر سکتے ہیں Other wise آپ بات نہیں کر سکتے۔ اب ڈپٹی سپیکر کو کون سمجھائے کہ بل جب پیش ہو یا جب پاس ہو تو ہر ممبر اس پر بات کر سکتا ہے (تالیاں اور اس کا حق بنتا ہے کہ وہ اس پر بات کرے، ہمیں اس دن بات کرنے نہیں دی، ہم نے کہا کہ چلو آپ نہیں کرنے دے رہے، ہماری بات سن لو، بیشک نہ کرنے دیں۔ اس دن ہمارے جو ایکس فاٹا کے ممبران تھے وہ بھی احتجاج پر تھے، وہ بل ایسے شور وغل میں پاس ہوا، میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ اگر ہماری لیجسلیشن اس طرح سے ہو گی، اگر ہم صوبے کی قانون سازی اس طرح کریں گے اور یہ ہم صوبے کی بہتری کے لئے کرتے ہیں، یہاں پر دو تہائی اکثریت Already حکومت کے پاس موجود ہے، ہم چاہتے ہیں کہ کوئی بھی بل آئے تو وہ کم از کم ایک دفعہ کمیٹی میں جائے، کمیٹی میں ڈسکس ہو، پھر اس کے بعد آئے، کم از کم اس پر کافی سارا جو اختلاف ہو گا وہ ختم ہو چکا ہو گا، اگر اس کے باوجود بھی اسمبلی میں ایک بات کرنی ہو، تب اس کی اجازت ہوتی ہے کہ وہ اس پر بات کریں لیکن یہاں تو نہ وہ کمیٹی میں جاتا ہے، کمیٹی میں ریکویسٹ کرتے ہیں، وہ گورنمنٹ کو برا لگتا ہے کہ کمیٹی میں کیوں جائے؟ ہماری سب کی ذمہ داری بنتی ہے، آپ کی سب سے زیادہ اور ہمارے ممبران کی بھی اتنی ہی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم اس اسمبلی کو صحیح معنوں میں اور جو بھی قانون پاس ہو، اس کے اوپر عملداری ہو، اس طرح نہ ہو کہ ہم پاس کرتے جائیں اور عملداری اس کی کچھ بھی نہ ہو، یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم بیٹھیں، ہماری اس اسمبلی کے تین سال ہو گئے، ہمیں لازماً اس پر بیٹھ کر بات کرنی چاہیئے اور دو طرفہ اس پر بات ہو، ہم باقاعدہ اپنے لئے کوئی لائحہ عمل طے کریں اور اس پر عمل ہو سکے۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Agree.

<u>جناب لطف الرحمان:</u> جناب سپیکر، بڑی مہربانی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Mr. Fazal Ilahi, MPA, to please move his privilege motion No. 163, in the House.

(شور)

جناب سپیکر: بعد میں بات کرلیں، یہ بات ہو چکی ہے، اس پر Rules کو Amend کرتے ہیں، پریویلج موشن کے اوپر، ان کو پیش تو کرنے دیں، پھر آپ بات کریں، First let him present and then you may talk، جی فضل الہٰی صاحب۔

جناب فضل الہٰی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں شہرام خان کا مشکور ہوں، ہمارے منسٹر ہیں، ہم بیٹھے ہوئے تھے اور میرا یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے، لہذا میں اپنا جو پریویلج ہے وہ واپس لیتا ہوں اور شہرام صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Privilege motion withdrawn. Ji, Nighat Bibi.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کے نالج میں ایک بہت اہم بات لانا چاہتی ہوں، انہی کی پریویلج موشن پر، ہماری ٹریژری بنچز کے لوگ بھی پریویلج موشن لاتے ہیں، ہمارے یہ اپوزیشن والے بھی لاتے ہیں، تین سال ہو گئے ہیں، پریویلج موشنز تو آجاتی ہیں لیکن ان کو سزا دینے کے لئے یا ان کی کوئی اور جو بھی ان میں کسی کو سزا دینی ہوتی ہے، اس کمیٹی نمبر دو کے Rules ابھی تک بالکل بنے ہی نہیں ہیں، وہ اگر کسی کو سزا دینی ہوگی تو وہ اس کمیٹی میں کیسے جائے گا اور کس کو سزا ملے گی؟ صرف آپ کی نالج میں یہ لانا چاہتی ہوں، تین سال بلکہ نو سال پی ٹی آئی گورنمنٹ کے ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک اس کمیٹی کے Rules نہیں بنے ہیں۔

جناب سپیکر: میں سیکرٹریٹ کو ہدایت کرتا ہوں کہ جو بات نگہت بی بی نے کی ہے، اس کو ڈسکس کریں، اس کے بعد اس کے Rules frame کروائیں، جو بھی اس کا پروسیجر ہے اس کو Top priority پر رکھیں۔ جی شہرام خان ترکئی صاحب، Minister for Elementary Education.

جناب شہرام خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ جناب سپیکر، ایم پی اے صاحب سے میری بات ہوئی، بات ان کی بالکل جائز ہے، ان شاء اللہ ان کا مسئلہ حل کر دیا جائے گا، کوئی Mis understanding کی وجہ سے شاید کچھ ہوا ہے یا جو بھی Mishap ہوا، میں نے ان کو کہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ Wrong posting جو ڈیپارٹمنٹ میں ہوتی ہے، میں نے Strict instructions دی ہیں پورے ڈیپارٹمنٹ کو کہ جہاں پر بھی Wrong postings ہیں ان کو Correct کر دیا جائے اور جہاں پر ایجوکیشن میں پوسٹ ہونی چاہیئے، اس کو وہاں پر ہونا چاہیئے، یہ نہ ہو کہ ایک پوزیشن کے لئے وہ Hire ہو اور وہ لگ جائے کسی اور پر، جس پوزیشن کے لئے وہ Hire ہو وہ نہیں لگتا، وہ پوسٹ پھر Vacant پڑی ہوتی ہے، فزکس، کیمسٹری جو بھی پروفیسرز ہیں، پھر وہ بچے تعلیم سے محروم رہتے ہیں، یہ ہماری ان شا

ء اللہ Commitment ہے کہ اس کو ہم ٹھیک کرنے جا رہے ہیں، کافی حد تک ٹھیک بھی ہو گیا، بہر حال فضل الٰہی صاحب کا جو مسئلہ ہے ہم ان شاء اللہ ٹھیک کر دیں گے، ان کا Issue resolve ہو جائے گا۔ ان کا شکریہ، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you.

تحریک التواء

Mr. Speaker: Item No. 6. 'Adjournment Motions': Mr. Bilawal Afridi, MPA, to please move his adjournment motion No. 346, in the House.

جناب بلاول آفریدی: شکریہ جناب سپیکر، گزارش یہ ہے کہ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دے دی جائے، یہ کہ 24 اکتوبر 2020ء کو ڈائریکٹر، جنرل ہیلتھ سروسز نے خیبر پختونخوا پشاور کی جانب سے این ایم ڈی کے لئے 481 نرسز، آفیسر میل اور فی میل کے لئے اشتہار دیا، ان 481 آسامیوں میں سے Merged areas سے صرف 29 لوگوں کو بھرتی کیا گیا جبکہ باقی سوات، دیر اور چترال کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا جو کہ ہمارے نیو اضلاع کے ساتھ ناانصافی ہے، ہمارے ساتھ پہلے کی گئی ناانصافیاں کم تھیں جو کہ انصاف کی حکومت نے بھی کیں، میری گزارش یہ ہے کہ اس کو ہیلتھ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ شفاف انکوائری ہو جائے، یہ میری گزارش ہے۔

جناب سپیکر: .Okay شوکت یوسفزئی صاحب، چونکہ اس پر بحث ہو چکی ہے اور وہ Conclude نہیں ہوئی تھی، تو اس لئے۔

وزیر محنت وثقاف: جناب سپیکر، یہ خود تحریک التواء ہے اور تحریک التواء پر بحث ہو سکتی ہے، ڈائریکٹ کمیٹی کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی اس کو بحث کے لئے ایڈمٹ کرنا ہے۔

وزیر محنت وثقافت: بحث کے لئے ایڈمٹ کرنا ہے، میں یہی کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بحث تو ہو چکی ہے، اب ان کی ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں، بحث ہو چکی ہے۔

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر، Already ایک کمیٹی بن چکی ہے، آپ کو پتہ ہے کہ جتنی اپوائنٹمنٹس ہو چکی تھیں، ان کو معطل کر کے اس پر کمیٹی بن چکی ہے، سیکرٹری لاء کی سربراہی میں، اس میں دو اور سیکرٹریز کو ڈالا گیا ہے، ان کی رپورٹ آنے تک میرے خیال سے ہم اس کی رپورٹ دیکھ لیں گے، اگر یہ

مطمئن نہ ہوئے تو بیشک ہمیں پھر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جو اس کا Criteria ہے، سب کچھ ہے کیونکہ حکومت نے اس پر ایکشن لیا ہے اور جو جہاں تک ہے، اتنی بڑی کمیٹی بنی ہے، پہلے سے وہ اس پر کام کر رہی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بلاول صاحب۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> جناب سپیکر، گزارش یہ ہے، ہم مانتے ہیں، گورنمنٹ کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کمیٹی انہوں نے بنائی ہے، But یہ آواز پارلیمان میں اٹھی ہے، میری گزارش یہ ہے کہ اس کو ہیلتھ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس کی Proper طریقے سے انکوائری ہو جائے، یہ آواز پارلیمان میں اٹھی ہے، پارلیمان کے نمائندوں نے اٹھائی ہے، اس اسمبلی ہاؤس میں اٹھی ہے، میری گزارش ہو گی کہ اگر یہاں سے ایک سپیشل ٹاسک کمیٹی بنے اس پر، تو ہمارے لئے بڑی بات ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وثقافت:</u> جناب سپیکر، اسی اسمبلی میں اس پر بحث ہوئی اور اسی اسمبلی کی وجہ سے وہ روکی گئی، چیف منسٹر نے اس پر ایکشن لیا، انہوں نے ایک ہائی لیول کی کمیٹی بنائی ہے اور ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے یہ اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، اگر آپ کہتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ ہی کمیٹی بنادیں تو اس پر آپ کو اعتراض تھا، ابھی جو لاء سیکرٹری کی سربراہی میں کمیٹی بنائی ہے، اس میں اسٹیبلشمنٹ اور دوسرے سیکرٹریز بھی ہیں، میری گزارش ہے کہ اس کی رپورٹ آنے دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں بلاول صاحب۔

<u>وزیر محنت وثقافت:</u> ایک کمیٹی بن چکی ہے، اس پر دوسری کمیٹی کو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کی ایڈجرنمنٹ موشن کو ہم پینڈنگ رکھتے ہیں۔

<u>وزیر محنت وثقافت:</u> ہاں، بالکل جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> کمیٹی کی رپورٹ آنے دیں، اگر آپ اس سے Satisfied ہو گئے تو Okay ورنہ اس کو ہم سرسبز کر لیں گے، پھر اس کے اوپر کمیٹی بھی بنالیں گے۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> گزارش یہ ہے کہ اس میں کیا حرج ہو گا، اگر وہ کمیٹی میں چلا جائے، اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے، یہاں سے بھی اگر دونوں طرف سے وہاں پر شفاف انکوائری ہو جائے تو بہتر ہو گی، اس

میں تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے، یہ تو آسانی ہے، اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے، میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس کو کمیٹی میں ریفر کردیں، مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: ہمارا سیکرٹریٹ سٹاف بھی بلاول صاحب، یہ کہہ رہا ہے کہ دو کمیٹیاں نہیں ہو سکتیں، جب ایک ایگزیکٹیو کمیٹی بن گئی ہے تو اس کی رپورٹ کا انتظار کریں، اس کو پینڈنگ چھوڑ دیتے ہیں، شوکت یوسفزئی صاحب، وہ کتنے دونوں میں رپورٹ دیں گے؟ اس کمیٹی کے پاس کب تک کا ٹائم ہے، وہ کمیٹی کب رپورٹ دے گی؟

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ کمیٹی وزیر اعلیٰ نے بنائی ہے، اب اس کے اوپر ہم کیسے کمیٹی بنائیں، وہ Already کام کر رہی ہے، انہوں نے بہت ساری چیزیں کی ہیں، اگر یہ چاہتے ہیں تو کمیٹی کی رپورٹ آنے تک صبر کر لیں، چې د هغې رپورټ راشي په هغې باندې بیا-----

جناب سپیکر: اس ایشو کو یوں Resolve کرتے ہیں کہ میں ڈائریکشن دیتا ہوں کہ اس کمیٹی کی رپورٹ کو ہاؤس میں پیش کیا جائے، اس کمیٹی کی رپورٹ ہاؤس میں آئے، پھر یہ ہاؤس اس رپورٹ سے Satisfy ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے؟ جی تھوڑا سا بزنس کر لیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention': Mr. Bahadar Khan Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 1976.

جناب بہادر خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ PK-16 دیر لوئر میں دو گرلز ہائر سیکنڈری سکول، میاں کلے اور منڈا 2013ء میں مکمل ہوئے ہیں اور سٹاف کی وجہ سے بند ہیں، اس طرح جندول ماڈل سکول اور مڈل گرلز سکولز بھی اسی روز سے بند ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یو عجیبه غوندې طریقه ده، زه نه پوهیږم د دې اسمبلۍ خو د 2018ء نه زه په دې باندې لګیا یم چې باچا خان ماډل سکول او جندول ماډل سکول او دا بل مډل سکول او ورسره دا هائر سکینډري سکول، دا د 2013ء نه تقریباً، دا یو خو 2017ء کښې بند شوے دے، دوئ بند کړے دے، بیا د آزادیدلو د پاره ما کمیټۍ ته حواله کړے وو، هغوی پکښې فیصله هم کړې وه، تر اوسه پورې نه د کمیټۍ په فیصله څه

عملدرآمد اوشو او نه چې دا بند کوم سکولونه دی، په 2013ء کښې تیار شوی دی او دې بچو ته دومره تکلیف دے چې چا ته دا خلې نه ملاویږی، رش دے، نوی جوړول خو دې اخوا شی خو چې دې زړو ته دا سټاف راکړی، تر دې وخت پورې په کالج کښې د ټیچرز ضرورت دے، هلته کښې ټیچر نشته دے-----

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، Respond, please، شہرام خان ترکئی صاحب، بہادر خان صاحب، اب آپ جواب لے لینا۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: بہادر خان لالا کی بات بالکل بجا ہے، انہوں نے تین چار Issues raise کئے ہیں، ایک دو انہوں نے کہا کہ ہائر سیکنڈری سکولز بنے ہیں، جس میں 10th تک ہے لیکن Onwards 11th and 12th میں ٹیچرز نہیں ہیں، ان سے میری یہ Commitment ہے کہ ڈی پی سی ہو رہی ہے، ڈی پی سی کال کر دی گئی ہے، اسی مہینے ان شاء اللہ ڈی پی سی ہو جائیگی اور ان کی جو سکولوں میں خالی پوزیشنز ہیں، جو انہوں نے کہا ہے، کیونکہ میرے سامنے ابھی آئی ہیں، یہ میری ان کے ساتھ Commitment ہے کہ وہاں پر ان کی ڈی پی سی ہوتی ہے، جیسے ٹیچرز کیونکہ وہ By promotion fill ہوں گے، 11th اور 12th گریڈ کے لئے فوراً ادھر ہم ٹیچرز ٹرانسفر کر دیں گے، Meanwhile اگر قریب میں سے کہیں پر ہو اور ڈائریکٹر کو میں انسٹرکشنز دے دوں گا، وہ ان کے ساتھ رابطہ کر لیں گے، ان کا یہ پہلے دو جو , 11th 12th grade کے سٹوڈنٹس کے لئے ٹیچرز ہیں، ہم Priority پر حل کر دیں گے ان شاء اللہ، ایک تو یہ میری آپ کے ساتھ Commitment ہے، اس کے علاوہ انہوں نے دو اور باتیں کیں کہ جندول ماڈل سکول ہے، دوسرا گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ہے جس کی SNE approval ہے، وہ فنانس کو چلی گئی ہے، فنانس کو کہنا پڑے گا، میں نے اپنی ٹیم کو انسٹرکشنز دی ہیں کیونکہ ابھی جو انہوں نے مجھے ڈیٹیل شیئر کی تو ان کو میں نے کہا کہ اس کو ہم نے کرنا ہے، Obviously وہ فنانس کی Approval کے ساتھ ہے، جیسے ہی فنانس کی Approval ہو جائیگی، By Transfer بھی ہم اس کو کر سکتے ہیں اور ڈی پی سی اگر ہو گئی ہے تو By DPC بھی ہماری پروموشنز ہیں، اس سے بھی ہم آپ کو ٹرانسفر کر کے آپ کی ایک پوزیشن جو مڈل سکول ہے اور جو آپ کا جندول ماڈل سکول ہے، اس میں Obviously SNE کی Approval چاہیئے، میں فنانس کو کہہ دوں گا، میں نے اپنی ٹیم کو کہہ دیا، ہم اس کو Priority پر کریں گے، کیونکہ وہ اتنا بڑا Infrastructure بن گیا ہے، سکول بن گیا ہے، ادھر کلاسز سٹارٹ کرنا ہماری Priority ہے، وہ ہم

کر دیں گے، ضرورت ہو گی تو آپ کے ساتھ ان شاء اللہ میٹنگ بھی کر لیں گے، آپ کے مشورے سے اور جو آپ کا مشورہ ہو گا، اس کو ہم Honour کریں گے۔

جناب سپیکر: جی بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: سر، درخواست کوم منسٹر صاحب اوس راغلے دے، زما یقین دے ان شاء اللہ، زما دا توقع ده چې دوئ به په دې خپله خبره عمل هم اوکړی او۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ۔

جناب بہادر خان: دې ته به توجه هم ورکړی خو زه درخواست کوم چې دا کميټئ ته حواله کړه، دا ټول، چې دا ولې د دې وخت پورې دا پی سی فور او یا سینکشن ولې نه دے ورکړے؟ د دې دا غونډ مکمل ریکارډ به راشی، زمونږ به تسلی اوشی او په هغې کښې به کښینو، په دې باندې به تفصیلی بحث اوکړو۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: دا درې کاله اوشو، تقریباً۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب، میرے خیال میں منسٹر صاحب نے بڑی واضح بات کی ہے کہ ابھی ڈی پی سی ہو رہی ہے، یہ کمیٹی میں جاتے جاتے ڈی پی سی ہو جائے گی، سٹاف آ جائے گا، انہوں نے Assurance دی ہے، سٹاف آپ کا آ جائے گا۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مجھے کوئی ایشو نہیں ہے، اگر ان کی تسلی اس پر ہوتی ہے کہ کمیٹی میں چلا جائے، مجھے کوئی ایشو نہیں ہے، اگر یہ چاہتے ہیں کہ مسئلے کو Fast track پر حل کر دیا جائے، میں میٹنگ کال کر لوں گا اور اس میں ایم پی اے صاحب ہو جائیں گے، Relevant department کے لوگوں کو میں بلا لوں گا، ان کے سامنے ان کے جو Concerns ہیں، وہی پر ایڈریس کر دینگے، ان کا Main issue SNE کا ہے، میرے خیال سے میٹنگ کر لیں گے، میں آپ کا مسئلہ Priority پر حل کر لوں گا، اس سے آپ کے مسئلے حل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب، اس پر آپ Agree ہیں؟

جناب بہادر خان: جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، Okay.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: تھینک یو، شکریہ۔

جناب سپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 2070، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، دا یو خبره د بہادر خان لالا چې وه، یہ انتہائی مناسب ہے لیکن دیر اپر میں بھی ہمارے ایسے سکولز ہیں، جب بھی آپ منسٹر صاحب میٹنگ کال کریں تو ان حلقوں کے ایم پی ایز کو بھی بلائیں تاکہ وہ اپنے مسائل بھی حل کر لیں، ایک ایک کال اٹینشن آتا ہے اور اس پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ صاحب، اپنے کال اٹنشن پر آئیں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ مال کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حکومت نے صوبے میں خانہ کاشت کے انتقالات پر پابندی عائد کی ہے جس کی وجہ سے عوام کو کافی مشکلات اور پریشانی کا سامنا ہے، حکومت خانہ کاشت کے انتقالات سے فوری طور پر پابندی اٹھائیں تاکہ عوام کا دیرینہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، خانہ کاشت پر پابندی ختم نہیں ہوئی؟

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر صاحب، میری گزارش ہو گی، چونکہ لوگوں کو تکلیف ہے، مشکلات ہیں، مجھے بالکل اس چیز کا احساس بھی ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس ایشو کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے، کیونکہ یہ ایک واحد ایشو ہے جس سے عوام کو تکلیف ہے، مشکلات ہیں، ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ کہ اس کو Close کیا گیا ہے، میرے خیال سے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا، اگر یہ کمیٹی میں چلا جائے۔

Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the call attention notice No .2070 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the call attention notice No. 2070 is referred to the concerned Committee. Ji, Sheram Khan Tarakai.

جناب شہرام خان (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ، میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ جو خانہ کاشت کا مسئلہ ہے، یہ پورے صوبے میں ہے، جس طرح شوکت نے کہا، میری یہ ریکویسٹ ہو گی، ایسی کمیٹی جس کو آپ چیئر کریں، اس میں ممبرز کو بٹھائیں اور اس کو ذرا Fast track پر کر دیں۔ ایک تو

Routineکی کمیٹی ہو گی کیونکہ یہ مردان کا بھی پچھلے دنوں عاطف اور ظاہر شاہ طورو اور یہ باقی جو ہمارے ایم پی ایز ہیں، انہوں نے چیف منسٹر کو، میں موجود تھا، اس وجہ سے باقی اگر صوبے میں کہیں ہے، اس کو اگر اسپیشل کیس کرکے، اس میں قانونی جو پیچیدگیاں ہیں، اس کو ہمیں سمجھ نہیں آتی، آپ کے لیول پر اگر چیئر ہو گی تو ذرا Fast track ہو جائے گی، پورے صوبے کا مسئلہ Once and for all ہو جائے گا، Technically مجھے زیادہ اس کی ڈیٹیل کا پتہ نہیں ہے لیکن میری Suggestion ہے، آپ دیکھ لیں، جیسے مناسب ہو۔

<u>جناب سپیکر</u>: شہرام خان صاحب، میرے خیال سے سٹینڈنگ کمیٹی بہتر ہے، Because اس کے اوپر کام ہوا بھی ہے، انہوں نے پٹواریوں کو آرڈرز دیئے ہیں کہ خانہ کاشت میں جن کے نام ہیں، انہی کے اوپر زمین کو ٹرانسفر کیا جائے، یہ ہمیں سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کے اوپر زیادہ ڈیٹیل مل جائیگی، So وہ تو ریفر کر دیا، ابھی ہم نے۔۔۔۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پارٹنرشپ مجریہ 2021ء کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Introduction of the Bill: The Special Assistant to Chief Minister for Industries, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Partnership (Amendment) Bill, 2021, in the House.

<u>Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour)</u>: Mr. Speaker, on behalf of the Chief Minister, I introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Partnership (Amendment) Bill, 2021, in the House.

<u>Mr. Speaker</u>: The Bill stands introduced.

(اس مرحلہ پر جناب محمود جان ڈپٹی سپیکر، مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی میڈم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، ابھی جو شہرام خان نے بل پیش کیا ہے، As per ruling of a Speaker کہ جس بل کے ساتھ Extract نہیں ہو گا وہ بل پیش نہیں کیا جائے گا، خود وہ کہتے ہیں کہ آئین کے تحت چلیں تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جب ہم آئینی بات کرتے ہیں تو آئینی بات کو بھی روندا جاتا ہے، میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس بل کو یہی پر روک دیا جائے، جب تک اس کے ساتھ Extract نہیں ہو گا، سپیکر کی رولنگ کے مطابق وہ یہ بل پیش نہیں کر سکتے۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, Shaukat Yousafzai Sahib.

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر، یہ اس کی کاپی لگی ہوئی ہے جو Relevant ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، نعیمہ کشور صاحبہ، بات کرلیں، پھر آپ بات کریں، جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، پتہ نہیں کہ شوکت صاحب کونسی کاپی لہرا رہا ہے، اس میں جو انہوں نے حوالہ دیا ہے، 63 اور 65 ان کا ہمارے پاس کوئی کاپی نہیں ہے، دوسری بات میری ریکویسٹ ہے کہ جو ابھی ہمارے لطف الرحمان صاحب نے بات کی کہ ہم نے اپنی کمیٹیوں کو کیسے Strengthen کرنا ہے، میری ریکویسٹ ہوگی کہ Rule 82 کے تحت اس کو کمیٹی میں بھیج دیں کیونکہ آپ اس کو Digitalize کرنا چاہتے ہیں، ایک اچھا کام کرنے جارہے ہیں۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Ji, Minister concerned, Shaukat Yousafzai Sahib.

محترمہ نعیمہ کشور خان: نہیں، مجھے مکمل کرنے دیں، اگر کوئی سننا چاہ رہے ہو تو مجھے مکمل کرنے دیں، پلیز۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میری بات مکمل کرنے دیں، میں مکمل کرلوں پلیز۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مکمل کریں، جی میڈم۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میری ایک ریکویسٹ ہے کہ اس کو Concerned Committee کے حوالے کریں، شوکت صاحب، اگر آپ سن لیں پلیز۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ سن رہے ہیں، وہ سن رہے ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میری ریکویسٹ ہے کہ آپ اس کو Concerned Committee کو بھیج دیں کیونکہ یہ ایک آسانی پیدا کررہے ہیں، تجارت کے لئے، فرم کے لئے کہ اس کو Digitalize کریں لیکن ان کا Out put اس میں نہیں ہے کہ اس کا کیا ہے؟ اگر میں اس میں Simple حوالہ دوں، یہ آپ اس کی کلاز نمبر 3 کو دیکھ لیں، انہوں نے لکھا ہے کہ یہ نادرا سے اس کی Verification کرے گا، کیسے کرے گا؟ اس میں کوئی ڈیٹیل نہیں ہے، Kindly اگر آج اس کو، خیر ہے آپ کو اگر جلدی ہے اس کے لئے ٹائم فریم دے دیں لیکن اگر آپ اس کو Concerned Committee on Commerce کو بھیج دیں، ہم

ان سے کچھ Out put لے لیں، اس بل کو ہم اور بھی بہتر کر سکتے ہیں، اچھا بل ہے، میں یہ Criticize نہیں کر رہی کہ اچھا نہیں ہے، آپ Digitalize کریں، آسانی پیدا کریں لیکن اگر Rule 82 کے تحت آپ اس کو Concerned Committee کو بھیجیں تو بہتر ہوگا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، اگر آپ دیکھیں تو یہ Original Bill نہیں ہے، یہ امنڈمنٹ بل ہے، امنڈمنٹ بل میں تو آپ کو امنڈمنٹ لانی چاہیئے، Original Bill اگر ہوتا تو آپ اس پر پوری بات کر سکتی تھی۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وثقافت:</u> جناب سپیکر، اس پر ہم نے Amendment propose کی ہے، اس میں Online کر دیا گیا ہے، صرف اس کی خاطر کہ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> وہ سن لیں، آپ سن لیں، وہ جواب دے رہا ہے۔

(مداخلت)

<u>وزیر محنت وثقافت:</u> خدا کے لئے سن لیا کریں، یہ Online لانے کا مقصد یہ ہے کہ دیکھیں، ایک بندہ جو ہے وہ خوار ہوتا ہے، جاکر دفتر میں دس دس چکر لگاتا ہے، کبھی کوئی نہیں ہوتا، کبھی کوئی نہیں ہوتا، اب Online ہوگا، سارا سسٹم Online کر دیا جارہا ہے، نادرا سے Verification کے لئے کہا گیا ہے کہ جی نادرا Verification کرے گا، اب اس میں تفصیل کیا ہے؟ نادرا کی Verification کیسے ہوتی ہے؟ وہ تو Simple سی بات ہوتی ہے کہ جس کی جو فرم ہوگی، وہاں پر وہ Verification ہو جائے گی، اتنا جو لمبا چکر کاٹتے ہیں، بار بار دفاتر کے لئے جانا وہ آسان کر دیا گیا ہے، لوگ اس پر خوش ہوں گے، میرے خیال سے اس میں امنڈمنٹ کی گئی ہے، ہم نے ایوان میں وہ Amended پیش کیا ہے، میں نے تو اس میں اگر پورا بل ہو تو وہ Already موجود ہے، پہلے سے موجود ہے، یہاں پر بھی موجود ہے۔ جناب سپیکر، یہ جو میرے پاس ہے، اس میں سکرین پر بھی موجود ہے، سکرین پر بھی دیکھا جا سکتا ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے، اس میں Amended ہے، یہ اتنا زیادہ بھی نہیں ہے، (58(a اس کو Amend کیا گیا ہے کہ اس کو ہم Online لانا چاہتے ہیں، اس میں دو شقیں اور ڈال دی گئی ہیں، یہ کوئی اور چیزیں نہیں ہیں، وہ باقی سارا پرانا ایکٹ ہے۔ جو اصل چیز ہے وہ یہ ہے کہ جو فرمز ہیں، ان کو Online رجسٹریشن کا حق دار کیا جارہا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے، تھینک یو۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریه جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ په دې یوه میاشت کښې په دیر بالا کښې تقریباً شپاړس اوولس کسان په مختلف دوه واقعاتو کښې شهیدان شوی دی، د جنازې په وخت باندې او د جرګې په وخت باندې داسې اندها دهند فائرنګ شوے دے چې په هغې کښې بے ګناه خلق هم ډیر تلی دی، زما په خیال باندې دا زمونږ د دیر انتظامیه انتهائی کمزورې او بې کاره ده چې د جنازې په وخت باندې او د جرګو په وخت باندې مسلح خلق بهر ګرځی او د پولیس په موجودګئ کښې دا کارونه کیږی۔ په براول کښې چې کومه واقعه شوې ده، د براول دا واقعه د چا نه چې دا قتلونه شوی دی، څوک چې دا شهیدان شوی دی، دې سړی باقاعده په تهانړه کښې رپورټ کړے دے، دا خبره ئے، درخواست ئے ورکړے دے چې یو سړے زما نه بهته غواړی، لس لکهه روپۍ رانه غواړی، لس لکهه روپۍ راکړه، ګنی زه به تا قتل کوم۔ جناب سپیکر صاحب، ایف آئی آر شوے دے، بیا دا سړے راغلے دے، باقاعده ئے د تهانړې ایس ایچ او ته اطلاع ورکړې ده چې هم هغه کسان نن په بازار کښې مسلح ګرځی، د ایس ایچ او جواب دا دے چې څه څه تا نه شی وژلے۔ جناب سپیکر صاحب، هم هغه کس څی او بیا هغه اندها دهند فائرنګ کوی او بې ګناه خلق شهیدان کیږی، هغه کسان بیا هم د پولیس، زه خو دا وایم چې د پولیس په ایماء باندې دا خلق افغانستان ته فرار شوی دی ځکه چې یو باړ لګیدلے دے، په باؤنډرئ باندې باقاعده باړونه زمونږ لګیدلی دی خو سزا ایس ایچ او صاحب ته څه ملاویږی؟ ډی پی او صاحب پکښې ټرانسفر شو او ایس ایچ او سسپینډ شو، بله ورځ به بیا بحال شی، ثبوتونه پراته دی چې دا سړے راغلے دے، ایس ایچ او صاحب ته ئے ژړلی دی خو اوس ایس ایچ او ته هیڅ څه سزا نه ملاویږی۔، مونږ به څه کوؤ، مونږ به په دې ملک کښې څنګه وخت تیروؤ چې زورآور ته د اسلحې اجازت وی او په شریف او په قلار او په نیکانو خلقو باندې به ظلم او زیاتے کیږی او حکومت به خاموش ناست وی؟ زما په خیال پکار خو دا ده چې هغه متعلقه کوم خلق دی، د چا نه چې دا غفلت شوے دے، هغوی له دې هم قرار واقعی سزا ورکړے شی۔ زمونږ د دیر د کارو درې یو اتلس کالن ځوان فرهان چې د هغه

خاندان په بلوچستان کوئٹه کښې آباد دے ، د کینټ په ایریا کښې آباد دے ، د جمعې په شپه باندې د هغه ماشوم ورو کیږی او سحر ئے پلار ته د اتلس کالو د ماشوم لاش ملاویږی، چونکه دا خو زمونږ د صوبائی حکومت په دغه کښې نه راځی خو زما دا درخواست دے چې کوم زمونږ بین الصوبائی رابطه منسټری ده چې د هغې قلمدان په دې وخت کښې زمونږ د چیف منسټر صاحب سره دے ، زما درخواست دے د اسمبلئ په توسط باندې، ستاسو په ذریعه باندې چیف منسټر صاحب ته چې مهربانی اوکړی د بلوچستان د حکومت سره دې رابطه اوکړی، دا کوم ظلم او زیاتے چې د دې ماشوم سره د اتلس کالو ځوان سره شوے دے ، بغیر د څه گناه نه، بغیر د څه بل جرم نه هغه دومره په بې دردئ سره قتل شوے دے ، تر اوسه پورې د هغه یو قاتل د پولیس په Custody کښې دے خو خدشه دا ده چې هغه خلقو ته سزا نه ملاویږی، د دې وجې نه زمونږ د ملک تباهی دا ده چې سزا نه ملاویږی، د سزا نه ملاویدو په وجه باندې دا حالات جوړ شوی دی۔ زما تاسو ته درخواست دے چې تاسو د دې ځائې نه رولنګ ورکړئ او د چیف منسټر صاحب سره رابطه اوکړئ چې دا ایشو زر تر زره حل شی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی، شہرام ترکئ صاحب۔

<u>وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: مهربانی جناب سپیکر صاحب، دوئ چې کومه Issue raise کړه، بالکل Concerns دی او چیف منسټر صاحب سره به مونږ بالکل خبره کوؤ، انصاف کول دا Priority number one ده، Incidents کیږی، معاشره ده، ایشوز پکښې شته، At a times اوشی، زمونږ کلی دی، زمونږه علاقې دی، زه ئے نه Justify کوم خو Incidents کیږی او Serious incidents پکښې هم اوشی، نو د دوئ چې کوم Concerns دی، دوئ د هغه علاقې د پاره ایم پی اے دے ، د دوئ ضلع ده، بالکل زمونږ دا Responsibility ده چې مونږهMake sure کړو چې هر ځائې کښې امن و امان هم وی، هر ځائې کښې انصاف هم وی، خلقو ته ریلیف هم ملاویږی، پولیس انصاف کوی او کارونه ټهیک هم روان وی۔ کوم ځائې کښې چې غلطی کیږی، هلته به مونږ Rectify کوؤ او هغه به مونږه ټهیک کوؤ، دا د گورنمنټ Responsibility ده، د دوئ دا خبره ان شاءالله چیف منسټر صاحب سره به مونږه ضرور کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی، نعیمہ کشور صاحبہ، پہلے وہ ریکویسٹ کرتی ہیں، پھر وہ اپنی سیٹ پر بھی نہیں بیٹھتیں۔ جی وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، په دې سات جون 2021ء باندې ما یو کال اټنشن دلته کښې Move کړے وو، د شوګر د ټریډرانو په حواله، زمونږه د علاقې ډیر غریبانو عاجزانو کسانو پیسې راغونډې کړې وې، یو کال او شو چې پنجاب حکومت ته ئے پیسې جمع کړې دی، دلته کښې زمونږه آنریبل منسټر صاحب اکبر ایوب صاحب وو، په هغه وخت باندې هغه لس ورځې ټائم اخستلے وو، په ایشورنس کښې، په هغې کښې دا میاشتې اووتلې او هغه پیسې ملاؤ نه شوې، زما ستاسو په توسط حکومت ته خواست دے، تاسو یو ډائریکشن ورکړئ هغې محکمو ته چې په یو هفته کښې هغه رپورټ راؤړی، دا پیسې چې هغه عاجرانو ته ملاؤ شی، زړې زړې شو، واړه واړه دکانداران دی، د Covid د وجې نه عاجزان هم خراب شو او بل طرف ته پیسې هم بندې دی، تراوسه پورې هغه پیسې ملاؤ نه شوې، جناب سپیکر صاحب، تاسو ډائریکشن ورکړئ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہرام خان صاحب، تاسو به جواب ورکوئ، دا واؤرئ جی۔

جناب وقار احمد خان: تاسو مهربانی اوکړئ جی، ډائریکشنز ورکړئ چې هغه رپورټ راؤړی او هغه کسانو ته پیسې واپس ملاؤ شی، که هغوی نه ورکوی نو دا حکومت دې ورکړی، د دې حکومت په ایماء باندې په دیکښې چې څوک شامل دی، هغه جناب ډی سی صاحب، اے سی صاحب، کمشنر صاحب، هغه عاجزان د چیف سیکرټری صاحب سره هم ملاؤ شوی دی، ما دوه پیرې وزیر اعلیٰ صاحب ته هم ریکویسټ کړے دے، منسټرانو ته هم کړے دے خو تر اوسه هغه عاجزانو ته هغه پیسې ملاؤ نه شوې، زما دا ریکویسټ دے چې مهربانی دې اوکړی دا حکومت دې د خپلې خزانې نه ورکړی او د پنجاب د حکومت نه دې بیا ځان له راؤړی خو هغه خلقو ته دې هغه پیسې ورکړی چې خپل کاروبار پرې کوی، خپل د بچو هغه رزق پرې ګټی، جناب سپیکر صاحب، مهربانی به وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب امجد علی (وزیر برائے ہاؤسنگ): شکریه جناب سپیکر صاحب، دا واقعی د سوات د خلقو د پاره ډیره اهم موضوع ده، کوم چې د چینو ټریډرز وو د هغوی د پاره ډیر یو اهم موضوع ده او په دې باندې وقار خان مخکښې هم کال اټنشن راوړے وو، د هغې نه بعد بیا هغه کال اټنشن چې کوم هغه بیا مونږه چیف منسټر صاحب ته Forward کړے وو چې یره په دې باندې څه اوکړی نو هغه ټریډرز چې وو، یو دوه هفتې مخکښې هغوی چیف سیکرټری سره هم ملاؤ شوی وو او د پنجاب چیف سیکرټری سره په هغې باندې Negotiation هم شوے دے، بالکل د دوئ خبره صحیح ده که تاسو په دې باندې دغه اوکړئ، چیف سیکرټری صاحب چې یره د هغې څه اوشو، ولې چې هغه خلق بار بار دوئ ته هم ځی او مونږه ته هم راځی، دا صرف د سوات د خلقو مسئله ده، په نور ځائې کښې نشته، که دا حل شی نو ښه ده او که ستاسو په دغه باندې که هغوی ته باقاعده یو رولنګ لاړشی یا چیف سیکرټری صاحب که فرض کړه هغوی وی او هغه Negotiationچیف سیکرټری پنجاب سره شوی وی چې د هغې څه رزلټ رااووتلو، که ایوان د هغې نه خبر شی نو هغه خلقو ته چې کوم غریب خلق دی هغوی ته به ریلیف ملاؤ شی، د چا چې د یو کال نه پیسې بند دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډاکټر امجد صاحب، تاسو د کیبنټ حصه یئ، تاسو به سی ایم صاحب سره په دې خبره اوکړئ او د دې د پاره چې څه میکنزم رااوکاږی نو تاسو په هغې باندې کار اوکړئ، ټهیک شوه۔

وزیر ہاؤسنگ: ټهیک ده، ان شاءالله سبا به چیف منسټر سره مونږه په دې به ډسکشن اوکړو او څه حل به رااوباسو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی، عائشہ بانو صاحبہ۔

محترمہ عائشہ بانو: جی بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ پوائنٹ آف آرڈر پر میں بات کرنا چاہوں گی، شمالی وزیرستان، جنوبی وزیرستان اور ابھی ٹانک ضلع میں پیش آنے والے جو دہشت گردی کے واقعات ہیں، ان کی ہم لوگ شدید مذمت کرتے ہیں۔ دوسرا اس دہشت گردوں کے مقابلے میں جو ہمارے فوجی جوان شہید ہوئے ہیں، میں ان کے نام لینا چاہوں گی، ان کو ہم خراج تحسین پیش کریں، کیپٹن سکندر سہیل لطیف صاحب، سپاہی محمد عامر اقبال، حوالدار اسحاق، لائس نائیک ولی، لائس نائیک عبدالمجید اور

سب انسپکٹر جاوید ہم سب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، میری آپ سے اور تمام جتنا بھی ہمارا ایوان ہے، ان سے میری ریکویسٹ اور التجاء ہو گی کہ جو ان کے شہداء پیکج ہے وہ ان کو Timely دیا جائے، Compensation تو نہیں ہو سکتی اس طرح کے شہداء پیکج سے لیکن کم از کم ان کی فیملی کو کوئی نہ کوئی تسلی ضرور ملے گی کہ بھائی ہمارا کوئی پوچھنے والا ضرور ہے، بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، جس طرح آپ نے بات کی، گورنمنٹ کا ہمیشہ جو اپنا کام ہے جو شہداء پیکج ہے، اپنے ٹائم پہ ادا کرے گی ان شاء اللہ اور ایک مثبت جواب ان کے فیملی کو ملے گا، میڈم نگہت اور کرزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ایک شخص جو ساری زندگی لوگوں کو ہنساتا رہا، میں آج دیکھ رہی تھی کہ میں نے کہا کہ شاید کوئی اٹھے اور اس کے بارے میں بات کرے لیکن شاید یہ دعائیں میری قسمت میں لکھی ہوئی ہیں کہ میں لوگوں کے لئے دعا کروں اور ثواب دارین حاصل کروں کہ آج یعنی بروز ہفتہ گورنمنٹ کی طرف سے کچھ کاغذات کی فراہمی کی وجہ سے ایک بندہ جو لوگوں کو ہنساتا رہا، میں عمر شریف کی بات کر رہی ہوں کہ وہ ہنساتے ہنساتے لوگوں کو رلا گیا۔ جس طریقے سے عائشہ نے بات کی ہے، ان کے ساتھ ہی کیونکہ ان کو ایوارڈز ملے، ان کو صدارتی ایوارڈ ملا، ان کو اور بہت سے ایوارڈز ملے، ان کی دو بیویاں اور دو بچے پیچھے رہ گئے ہیں، ہم یہ نہیں سوچتے کہ یہ اداکار جو ہمیں ہنسانے والے ہیں، یہ جو ہمیں رلانے والے ہیں، یہ جو لوگ ہیں، یہ اپنی Performance سے ہمیں Enjoy کرواتے ہیں لیکن بعد میں ان کا پوچھنے والا کوئی نہیں ہوتا، ان کی سفری دستاویزات اتنی لیٹ ہو گئی کہ ان کو جرمنی میں Stop over لگانا پڑا اور اسی جرمنی میں وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، میں چاہتی ہوں کہ جیسا کہ عائشہ بانو نے بھی بات کی، جیسے میرے بھائی صاحبزادہ صاحب نے بات کی، ان سب کے لئے ایک مشترکہ دعا ہونی چاہیئے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے ٹکڑوں میں ان کو محل دے اور جنت کے باغیچوں میں ان کی جگہ ہو، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو منور کر کے ان کی قبروں کو کشادہ کرے، کیونکہ مجھے ایک لفظ عمر شریف کا یاد ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مجھے قبر سے بہت ڈر لگتا ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے کے ساتھ مل جاتی ہیں، ہم دعا کریں گے کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کی کھڑکیوں کو جنت الفردوس میں کھولے، اللہ تعالیٰ ان کو اپنے رحم و کرم سے اور حضور ﷺ کے صدقے جنت الفردوس میں جگہ دے، آمین ثم آمین۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب، آپ دعا فرمائیں، اجتماعی دعا تمام جو شہید ہوئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محمود احمد بیٹنی صاحب، وہ نہیں ہیں، چلے گئے ہیں۔ میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، میں ایک اہم مسئلہ چونکہ جناب سپیکر صاحب تو نہیں ہیں، وہ تو چلے گئے ہیں، اس کی رولنگ تھی، تقریباً ایک مہینہ پہلے ینگ ڈاکٹرز جو ہمارے خیبر پختونخوا کے جتنے بھی ڈاکٹرز تھے، انہوں نے باہر چوک پر ہڑتال کی تھی، احتجاج ہوا تھا، میں نے ادھر پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا، پھر جناب سپیکر صاحب نے رولنگ دے کر ایک کمیٹی بنائی جس میں ہمارے فضل شکور صاحب بھی تھے، کریم خان صاحب انڈسٹریز منسٹر بھی تھے، مجھے کہا گیا کہ آپ ان کے ساتھ چلے جائیں، مذاکرات کر لیں، تقریباً وہ 14 سو ڈاکٹرز تھے، میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہرام ترکئی صاحب، آپ Respond کریں گے جی۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، میں اور فضل شکور صاحب وزیر قانون اور عبدالکریم خان صاحب اس ہال میں بیٹھے، ان کے ساتھ تقریباً ایک گھنٹہ مذاکرات کئے، ان کے ساتھ Written ایک معاہدہ بھی ہوا اور وہ معاہدہ یہ تھا کہ پندرہ دن کے اندر اندر حکومت ان کے ساتھ بیٹھے گی اور ان کی بات سنے گی کیونکہ وہ ہڑتال پر تھے کہ ہمیں کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا، ہم نے Covid میں بہت قربانیاں دی ہیں، ہم نے یہ کیا ہے اور ہم نے وہ کیا ہے، ہمیں Permanent کیا جائے، Written معاہدہ بھی ہوا اور مجھے فضل شکور صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، شکر الحمدللہ لاء منسٹر ہیں، انہوں نے کہا کہ آپ ان کے پاس چلے جائیں، ان کے ساتھ مذاکرات کر لیں، ان کی ہڑتال ختم کروائیں، میں خود گیا وہ جو اقرار نامہ تھا، ان کو پڑھ کے سنایا، تقریباً اس صوبے کے 14 سو ڈاکٹرز تھے، ان کو میں نے کہا کہ پندرہ دن کے اندر اندر حکومت آپ کے ساتھ مذاکرات کرے گی، وہ 25 اگست کا دن تھا، آج آپ دیکھ لیں کہ پندرہ دن کتنے ہوتے ہیں، میں نے فضل شکور صاحب کو بھی کہا، میں جناب سپیکر صاحب کے پاس بھی گیا کہ برائے مہربانی ایک وقت ان کے لئے نکال لیں کیونکہ وہ لوگ میرے پاس آتے ہیں، میرے گھر آتے ہیں، مجھے فون کرتے ہیں کہ آپ نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا، آپ حکومت کے Behalf پر باہر نکل کر آئے تھے کہ حکومت پندرہ دن کے اندر مذاکرات کرے گی لیکن ابھی تک کوئی بھی مذاکرات ان کے ساتھ نہ ہو سکے، وہ آپ کے بھائی ہیں، آپ کے اور میرے بیٹے ہیں، یہ پورے صوبے کے بچے ہیں، ڈاکٹرز ہیں، ہڑتال پر ہیں، اگر جناب سپیکر صاحب رولنگ نہ دیتے، ہمیں نہ بتاتے تو میں ان کے پاس نہیں جاتا، میں تو 68 سال عمر کا بندہ ہوں، ہو سکتا ہے

بیمار ہو جاؤں، اگر وہ ڈاکٹرز یہ کہیں کہ آپ نے ہمیں دھوکہ دیا تھا، کوئی غلط انجکشن مجھے لگا دیں تو میرا کیا قصور ہوگا؟ فضل شکور صاحب تو جوان ہیں، منسٹر ہیں، یہ تو ڈاکٹر کو فون پر بلا سکتے ہیں، میں اس بات سے ڈر رہا ہوں کہ خدانخواستہ وہ ڈاکٹر ہم سے ناراض نہ ہو جائیں، میں ان کی بات اسمبلی فلور پر اٹھاتا ہوں کہ حکومت نے وعدہ کیا تھا لیکن ان کے ساتھ مذاکرات نہیں ہوئے ہیں، میں اپنے معاہدے سے دست بردار ہو رہا ہوں، وہ جانیں اور حکومت جانے، ہڑتال جانے، اگر وہ Permanent ہوتے ہیں تو ہم ان کو مبارکباد بھی دیں گے لیکن آپ جب رولنگ دیتے ہیں، آپ کی کرسی ہمارے لئے قابل احترام ہے، پھر دو منسٹر چلے جاتے ہیں اور جناب سپیکر صاحب مجھے خود کہتے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ چلیں جائیں، پھر معاہدہ ہو گیا، کوئی بھی بات نہیں ہوئی، اس لئے میں آج اس ایوان میں اٹھا کہ میں اس معاہدے سے اپنے آپ کو دستبردار سمجھتا ہوں، اگر ڈاکٹرز دوبارہ ہڑتال پر آئیں تو ہم ان کے ساتھ بیٹھیں گے، حکومت کو بھی کہیں گے، فضل شکور صاحب کو بھی کہیں گے، ان کو بھی ادھر بیٹھنا چاہیئے کیونکہ اس نے مجھے کہا کہ میں نے بہت کوشش کی، یہ تیمور سلیم جھگڑا صاحب کو بیٹھاؤں، ان کے ساتھ ڈاکٹروں کے مذاکرات کراؤں لیکن ان کی مصروفیت کی وجہ سے وہ ہمیں نہ مل سکے، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، بہت شکریہ لیکن کم از کم اس معاہدے سے میں دست بردار ہو رہا ہوں، شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Respond کون کرے گا، فضل شکور صاحب کریں گے یا شہرام کریں گے؟ جی شہرام ترکئی صاحب۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: شکریہ جناب سپیکر، ایم پی اے صاحب ہمارے بھائی ہیں، بزرگ ہیں، ان کو دست بردار نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ یہ کام تو مل کر کریں گے، عمر کے حساب سے بھی بڑے ہیں، جرگے ورگے کرتے ہیں، وہ نوجوان ہیں، ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ جہاں تک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی بات ہے، Obviously تیمور بہتر پوزیشن میں ہوں گے کیونکہ وہ انچارج ہیں، وہ Exact اس بات کی ڈیٹیل بتا سکیں گے۔ پچھلے دور میں جب میں منسٹر تھا، ہم نے کوئی چار ساڑھے چار ہزار ڈاکٹرز بلکہ اس سے زیادہ تھے، ساڑھے پانچ ہزار ڈاکٹرز تھے یا کچھ تھے، ہم نے Over the period of time لیے، ہم نے ان کو Permanent بھی اس اسمبلی کے Through کیا اور وہ کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ڈاکٹرز کی Availability اسی Any organization میں Insure کرنا وہ گورنمنٹ کی Priority تھی اور ابھی بھی ہے، میری ریکویسٹ ایم پی اے صاحب سے اس Floor of the House کہ وہ ہمارے بھائی

ہیں، بزرگ ہیں، ایک تو یہ ہے کہ یہ دست بردار نہ ہوں، دوسری بات یہ ہے کہ ڈاکٹرز کو ہڑتال نہیں کرنا چاہیئے، یہ چونکہ قابل قدر ہیں اور جتنے ڈاکٹرز کو نوکری کی ضرورت ہے، اتنی اس سسٹم کو ان ڈاکٹرز کی ضرورت ہے، وہ ڈاکٹرز نظام کو چلانے میں اس سسٹم کی ضرورت ہے اور ہاسپیٹلز کو چلانے میں ان ڈاکٹرز کا بہت بڑا کردار ہے، ان کو بجائے ہڑتال کرنے کے اپنے منسٹر سے جا کر اپنے سیکرٹری سے جا کر ٹائم لے کر تین چار، پانچ بندے جائیں، بات کریں، اپنی بات ٹیبل پر رکھیں اور وہی پھر ڈیپارٹمنٹ Obviously شاید ڈیپارٹمنٹ اس وقت اس پوزیشن میں نہ ہو یا Thought process میں نہ ہو کہ ان کو Permanent کیا جائے، شاید وہ Future میں یہ کام کرنا چاہتے ہوں یا ان کے پاس کوئی اور پلان ہو، یہ اس ڈیپارٹمنٹ کی Prerogative ہے، ان کی Responsibility ہے کیونکہ وہ پالیسی بناتے ہیں، میری ان ڈاکٹرز بھائیوں سے یہ ریکویسٹ ہوگی کہ میں ان کا منسٹر رہ چکا ہوں، پچھلے چار پانچ سال کا، تو I know exactly کہ Problem کیا ہے، بجائے کہ وہ سڑکوں پر آئیں جا کر اپنے سیکرٹری اور منسٹر سے ٹائم لیں، میں تیمور سے بھی خود بات کر لوں گا، I talk to him کہ وہ اس ایشو کو Particularly دیکھ لیں، اس ایشو کو بھی کہ جو بھی ان کی پالیسی ہے، وہ اپنی پالیسی میں ان ڈاکٹروں کے ساتھ ڈسکس کریں یا سیکرٹری کو کہہ دیں، ڈی جی کو کہہ دیں، شاید تیمور Busy ہوں، وہ ڈی جی کو کہہ دیں، سیکرٹری کو کہہ دیں، کوئی ان سے Interact کریں، ان کو Engage کریں، ان کو Job security کی Clarity چاہیئے لیکن یہ پھر Floor of the House میں کہہ رہا ہوں کہ ان ڈاکٹرز کو جتنی اس نوکری کی ضرورت ہے اس سے زیادہ حکومت کو ان ڈاکٹرز کی ضرورت ہے تاکہ نظام کو چلائیں، ان کو اپنے آپ پر اعتماد ہونا چاہیئے، اپنے پیشے پر کہ حکومت کی وہ ضرورت ہیں، ان ہاسپیٹلز کی وہ ضرورت ہیں، ان کو Disheart نہیں ہونا چاہیئے، But having said all this, I will talk to Taimur اور ان شاء اللہ اس میں Particularly وہ دیکھ لیں گے۔ ایم پی اے سے پھر میری ریکویسٹ ہے کہ وہ بزرگ ہیں، Experienced ہیں، ان کو حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے اور دست بردار نہیں ہونا چاہیئے، شکریہ۔

<u>ایک رکن</u>: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں، ایک منٹ، یہ Questions / answers نہیں ہیں، آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی، یہ سوال و جواب کا ایک سلسلہ ہے۔ جی اختیار ولی خان صاحب۔

جناب اختیار ولی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مننه، شکریه۔ جناب سپیکر صاحب، پرون زمونږه په نوښار کښې ډیر تیز او ډیر زورآور طوفان د شپې راغلے وو، ساړهې نو بجې نه بعد، هغه طوفان دومره زورآور وو چې تقریباً واپډه والا سره مونږه خبرې کولې، شپیته اتیا پولونه هم غورزیدلی دی، تقریباً شپیته یا اتیا کسان چې کوم دی هغه زخمیان هم شو، د هغوی د کورونو چهتونه رااوغورزیدل، د چا دیوال رااوغورزیدو، چرته د یو پرده وال په بل رااوغورزیدو، عموماً بیشتر داسې قسم واقعات کیږی د غریب سړی سره، کمزورو خلقو سره د دغه غټو خلقو خو لوئې تکړه محلونه وی چې هغوی خو خبر هم نه شی، سیلئ راغله او که سیلئ لاړه۔ اوس د هغه غریبو خلقو د پاره مونږه خپله، ما خپله بیګاه په ټول آپریشن کښې حصه اغستلې ده، هسپتال کښې هم، بیا او زمونږ I appreciate the efforts of Rescue 1122 ،سره هم Rescue team چې د میډیکل کوم سټاف دے، قاضی میډیکل کمپلیکس کښې هغه زه Appreciate کوم، پولیس هم په هغې کښې خپل کردار ادا کړے وو خو هغه کار چې کوم اوشو، د بجلئ بحالی روانه ده، ما اوس هم د واپډې والا سره خبرې اوشوې، بیګاه چې کله نهه لسو بجو راهسې بجلی تلې ده، تر اوسه پورې لا بجلی نه ده بحال شوې خو وخت سره سره کیږی، لګیا دی کار کوی، اوس د دې نه بعد چې کوم ذمه واری راځی، هغه د حکومت راځی، هغه خلق چې کوم کمزوری دی، کوم غریبانان دی، مزدور کار دی، د هغه خلقو د کورونو جوړولو د پاره، بیګاه په هغې کښې ډیر داسې Families وو چې د هغوی نه ما تپوس اوکړو چې تاسو اوس د هسپتال نه فارغ شئ نو تاسو به خپل کور ته ځئ، نو هغوی په ژړا شوه چې کور ته خو به لاړ شم، کور کښې به زه په دې باران کښې چرته ننوځم، په هغې کښې خو د اوسیدلو د پاره، د سر د پټولو ځائې هم پاتې نه شو، لهذا زما ستاسونه او د حکومت نه درخواست دے، ښه ښائسته وزیران هم ناست دی، دوئ ته هم درخواست دے چې په دې باندې ماته ستاسو یو رولنګ پکار دے چې هغه خلقو ته فی الفور، Rapidly فوری انصاف، یو خو هغه سرکاری چیک وی، هغه سرکاری چیکونه تاسو ته پته ده چې هغه راځی، هغه د امریکې بحری بیړه وی چې را رسی نو جنګ به ختم وی، چې لږ څه Rapid

response پرې ورکړو، PDMA ته، NDMA ته څه هدايات جاری شی، ستاسو له اړخه، تاسو پرې رولنګ ورکړئ چې هغوی سره څه نقد امداد کولې شو چې هغه اوکړو۔ دې سره جناب سپيکر صاحب، زه تاسو ته يو ياد ګيرنه بله درکوم چې تيره مياشت په نوښار کښې سوونه دکانونه سوزيدلی وو، ما ستاسو نه رولنګ هم اغستلے وو، زه په هغې ستاسو مشکور يم خو په هغه رولنګ باندې هيڅ عمل درآمد او نه شو، لهذا نن رولنګ چې کوم ورکوئ، بيګاه چې کوم باد و باران شوے دے، د خپلو ورستنی رولنګ چې کوم سوزيدلی دکانونه وو، د هغې پوښتنه هم اوکړئ او دا بيګانئ چې کومه واقعه ده، په دې باندې هم زه ستاسونه يو تکړه غوندې رولنګ غواړم۔ مننه، شکريه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اختيار ولی صاحب، د ټولو نه مخکښې خو تاسو چې دا کومې خبرې اوکړې، په ديکښې دوه خبرې راغلې، يو خو تاسو د ګورنمنټ محکمونه Satisfied يئ څکه چې تاسو اووئيل چې پوليس ډيپارټمنټ هم ښه کارکردګی کوی، Rescue1122 نه هم Satisfied يئ چې ښه کار ئے کولو، دا هم يو ښه خبره ده چې تاسو کم ازکم دا بعضې ډيپارټمنټ نه خو Satisfied شوئ، دا واپډې والا هم تاسو اووئيل چې خپل کار ئے شروع کړے دے، د PDMA خبره تاسو اوکړه، د ګورنمنټ منسټر هم ناست دے، هغوی به خپل Concerned چې کوم آفيسرز دی، هغوی سره هم خبره کوی او چې څه حق کيږی، د کومو عوامو څه ريليف ملاويږی، ان شاءالله هغوی به ورکوی ورته۔ عصام الدين صاحب، يو منټ کښې ئے Windup کړئ۔

حافظ عصام الدین: شکريه جناب سپيکر صاحب، ډيره شکريه، ډيره مننه جی۔ یہ فرنٹیئر کانسٹیبلری کے حوالے سے ایک عرض ہے، پتہ نہیں ان کا یہاں کوئی نمائندہ موجود ہے یا نہیں؟ محسود قوم کے فرنٹیئر کنسٹبلری میں تقریباً17 پلاٹون ہیں جو کہ بہ نسبت دوسری اقوام کے انتہائی کم ہیں، کیونکہ قبائل میں جو فرنٹیئر کانسٹیبلری میں نمائندگی ہے یا وہاں جوان کی بھرتیاں ہیں، وہ خیلوں کی بنیاد پر ہوتی ہیں۔ چھوٹی چھوٹی شاخوں اور قوموں کے درمیان جنوبی وزیرستان میں دو بڑی اقوام آباد ہیں، ایک محسود اور ایک وزیر، وزیر قوم میں تقریباً پوری وزیر قوم بھرتی نہیں ہوتی ہے بلکہ وہاں چھوٹی چھوٹی خیلوں کی بنیاد پر، لیکن محسود قوم میں جو بھرتیاں ہیں وہ پوری قوم کی بنیاد پر ہوتی ہیں جو کہ جناب سپیکر صاحب،

میری گورنمنٹ سے عرض ہے، چونکہ محسود قوم پندرہ بیس سالوں سے جنگ میں رہی ہے، نوجوان بے روزگار ہیں، یہ صوبے کے حق میں بھی مفید ہوگا، ہمارے جنوبی وزیرستان محسود قوم کے حق میں بھی مفید ہوگا کہ خیلوں کی بنیاد پر انہیں نمائندگی دی جائے اور پلاٹون میں اضافہ کیا جائے۔ ساتھ ساتھ اس وقت 17 پلاٹون ہیں، تین پلاٹون پر ایک صوبیدار ہوتا ہے جبکہ اس وقت ہمارے پانچ صوبیدار ہیں جبکہ چھ صوبیدار ہونے چاہیئے۔ میری یہ بھی عرض ہے کہ ایک صوبیدار کا بھی پلاٹون کی مناسبت سے اضافہ ہونا چاہیئے اور ساتھ ساتھ میری یہ بھی آپ کی وساطت سے عرض ہے کہ محسود قوم پر رحم کیا جائے، روزگار کے مواقع دیئے جائیں، ان شاء اللہ یہ ان کے حق میں، صوبے کے حق میں بہت زیادہ مفید ہوگا، یہ پھر میں کہوں گا کہ محسود قوم کے جو فرنٹیئر کانسٹیبلری میں پلاٹون ہیں، ان میں اضافہ کیا جائے، ان کی جو بھرتی ہے وہ محسود قوم کی بنیاد پر نہیں، محسود قوم میں جو نیچے شاخیں ہیں، ذیلی تین چار بڑی اقوام ہیں، ان کی بنیاد پر یہ بھرتیاں ہونی چاہئیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: حافظ صاحب، آپ نے جو Question put کیا ہے، سوال کیا ہے، پوائنٹ آف آرڈر، یہ فرنٹیئر کانسٹیبلری کے حوالے سے آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ جو فرنٹیئر کانسٹیبلری ہے اس کا کمانڈ کنٹرول فیڈرل سے ہوتا ہے، اس کے بارے میں اگر آپ نے بات کرنی ہے تو آپ اپنے ایم این ایز وغیرہ سے بات کریں کہ یہ فیڈرل میں بات کریں۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The sitting is adjourned till 02:00 pm, Monday, 18th October, 2021.

(اجلاس مورخہ 18 اکتوبر 2021ء بروز سوموار بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)